REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۲۹ — شمارہ ۳

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516.

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائبین:- جاوید اقبال اختر — محمد انعام غوری۔

شرح چندہ

سالانہ ۱۵ روپے

ششماہی ۸ روپے

ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۳۵ روپے

فی پرچہ ۲۰ پیسے

۲۸ صفر ۱۴۰۰ ہجری — ۱۷ صلح ۱۳۵۹ ہش — ۱۷ جنوری ۱۹۸۰ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۴ صلح (جنوری)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں درج شدہ مورخہ ۸ جنوری کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

" طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ الحمد للہ "

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۷ صلح۔ (جنوری)۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعتِ احمدیہ قادیان مع اہل وعیال وجملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ بخیر وعافیت ہیں۔ الحمد للہ ؛

پُرسوز دُعاؤں اور انابت الی اللہ کے رُوح پرور ماحول میں

مرکزِ احمدیت ربوہ میں جماعت احمدیہ کے ۸۷ ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

بفضلہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے تمام انتظامات نہایت خیر وخوبی اور غایت درجہ کامیابی وکامرانی کے ساتھ انجام پذیر ہوئے

حاضرینِ جلسہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادِ گرامی کی تعمیل میں محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب نے بھی خطاب فرمایا

ربوہ ۲۸ فتح (دسمبر) جماعتِ احمدیہ کا ۸۷ واں جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کی عظیم الشان برکات اور بے شمار فضلوں کا مشاہدہ کرانے کے بعد محض خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے عاجزانہ دُعاؤں اور نیم شبی تضرعات کے درمیان تین دن رات جاری رہنے کے بعد بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوگیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ اس الٰہی جلسہ میں جس کی بنیاد آج سے ۸۷ سال قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی تھی، دُنیا کے کونے کونے سے ہزاروں ہزار نفوس شامل ہوئے۔ ان میں امریکہ، افریقہ، ایشیا، آسٹریلیا اور یورپ سمیت ہر نسل اور رنگ کے باشندے شامل تھے۔ ملک کے کونے کونے میں بسنے والے ڈیڑھ لاکھ سے زائد احمدیوں کی ایک بڑی تعداد اس جلسے میں شامل تھی —— اس جلسے کی نمایاں ترین خصوصیت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثالث سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے آکسن، ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تین رُوح پرور خطابات تھے۔ جن میں سے پہلا خطاب ۲۶ دسمبر کو جلسے کے افتتاح کے وقت تھا اور اس کے بعد ۲۷ دسمبر اور ۲۸ دسمبر کو صُبح کے دو اجلاسوں کے وقفے کے بعد کا تمام وقت حضرت امام جماعت احمدیہ کے لئے وقف تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدائی تائید ونصرت کے ساتھ کام کرنے کی عالمگیر غلبۂ اسلام کی مہم کے متعدد اہم پہلوؤں کی نشاندہی کی اور مستقبل کے زرّیں پروگراموں کے بارے میں جماعتِ احمدیہ کو آگاہ کیا۔ اس سلسلے میں آخری پروگرام میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک ٹھوس علمی موضوع پر احباب جماعت کو اپنے رُوح پرور خطاب سے نوازا۔

اس جلسے کے تینوں دن جماعت کے نامور علماء کرام نے متعدد اہم دینی موضوعات پر پُرمغز تقاریر کیں۔ ان کے موضوعات میں اسلام کی حقانیت، قرآن کی تفسیر اور اسلامی اصولوں کی دیگر ادیان پر برتری شامل ہے۔ احباب جماعت نے ان تین دنوں میں جی بھر کر اس رُوحانی علم کلام سے استفادہ کیا جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چھوڑا ہے۔

دن کے ایام میں ان تقاریر کے علاوہ اس جلسے میں دو شبینہ اجلاس بھی مسجد مبارک میں منعقد ہوئے۔ جن میں سے پہلا اجلاس ۲۶ دسمبر کو نظارت اصلاح وارشاد کے تحت منعقد ہوا۔ جس میں بعض علماء اور جامعہ احمدیہ کے ایک طالب علم نے تقاریر کیں۔ دوسرا شبینہ اجلاس مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ جس میں دُنیا کی متعدد زبانوں میں تقاریر کی گئیں۔ ایک شبینہ اجلاس سے اور جلسہ سالانہ کے دن کے ایک اجلاس میں عالم اسلام کے نامور سائنسدان نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبد السلام نے بھی خطاب کیا۔

محترم پروفیسر صاحب کو یہ عظیم اعزاز حاصل ہوا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کے دوران، ڈاکٹر صاحب کو سٹیج پر بُلا کر اُن کو احباب جماعت سے خطاب کرنے کا موقع عطا فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنی تقریر کے دوران بتایا کہ آئن سٹائن بہت بڑا سائنسدان تھا۔ اس نے ایک مسئلہ پر کام کیا مگر ناکام رہا۔ اسی تھیوری پر ڈاکٹر عبد السلام نے کام کیا۔ وُہ کامیاب ہوئے۔ اور نوبل انعام حاصل کرکے دُنیا کے چوٹی کے سائنسدانوں میں پہنچ گئے۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا :-

" ڈاکٹر سلام آجائیں "

اس اعلان کے ساتھ ہی جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوئے ہزاروں احباب ڈاکٹر عبد السلام کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے اُٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ اور انہوں نے دیوانہ وار نعرہ ہائے تکبیر بلند کرنے شروع کر دیئے۔ اور رُوحانی کیف ومستی کا ایک عجیب رُوح پرور سماں پیدا ہوگیا۔

محترم ڈاکٹر عبد السلام جنہوں نے شیروانی، پگڑی اور شلوار پہن رکھی تھی سٹیج کے پچھلے حصّے سے اُٹھ کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی اور حضور کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔ اس کے بعد حضور کرسی پر تشریف فرما ہو گئے اور ڈاکٹر سلام صاحب نے مختصراً احباب سے خطاب کرنا شروع کیا۔ ڈاکٹر صاحب مائیک پر آئے تو اس وقت بھی احباب جماعت کھڑے دیوانہ وار نعرے بلند کر رہے تھے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب کو کافی دیر خاموش رہنا پڑا۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم پڑھا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور احباب جماعت کو مخاطب کرکے السّلام علیکمُ کہا۔

ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنے مختصر سے خطاب میں کہا کہ :-

(باقی دیکھئے صفحہ ۹ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ؛

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۷ر صلح ۱۳۵۹ ہش

نئی پارلیمان سے ہماری توقعات

دیگر مذاہب سے قطع نظر، یہ امتیاز صرف اسلام کو حاصل ہے کہ وہ ذاتِ باری تعالیٰ کے تصور کو ایسے رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے جس سے اس کا "ربّ العالمین" اور "احکم الحاکمین" ہونا ثابت ہو۔ اس لئے اسلامی نقطۂ نظر سے مملکت کی خشتِ اوّل بھی مطلق طور پر حاکمیتِ الٰہی کا تصور ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی چونکہ انسان کو اس زمین پر خلیفۃ اللہ بھی قرار دیا گیا ہے اس لئے مملکت وحکومت کے نظم و نسق اور اس سے متعلقہ اُمور کی انجام دہی کے لئے اسلام نے جمہور یعنی افرادِ معاشرہ کو بھی جزوی طور پر بعض اختیارات اور ذمّہ داریاں تفویض کی ہیں۔ چنانچہ جہاں وہ تشکیل حکومت کو ایک الٰہی امانت قرار دیتے ہوئے اس امانت کو اس کے اہل تک پہنچانے کے لئے جمہور کو یہ حکم دیتا ہے کہ:-

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا۔ (نساء: ۵۹)

وہاں وہ افراد جن کے سپرد ملک وقوم کی باگ ڈور سنبھالنے کی گراں بار ذمّہ داری اور مقدس امانت سپرد کی گئی ہو انہیں بھی اس امر کو ہمیشہ ذہن نشین رکھنے کی تاکید فرماتا ہے کہ:-

کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ (صحیح بخاری)

یعنی تم میں سے ہر فرد اپنی جگہ ایک رعایا کا نگران ہے۔ پس یاد رکھو کہ ہر نگران اپنی رعایا اور اپنے اختیارات کے بارے میں بارگاہِ ربّ العالمین میں جواب دہ ہے۔

متذکرہ بالا ہر دو احکام کی روشنی میں اگر عوام اور حکمران طبقہ کے جداگانہ فرائض و اختیارات کا جائزہ لیا جائے تو یہ نتیجہ اخذ کرنے میں قطعاً کوئی دشواری پیش نہیں آتی کہ بحیثیت خلیفۃ اللہ انسان کا وجود چونکہ انتہائی اہم اور عظیم تر مقاصد کا حامل ہے اس لئے اُسے کسی نا اہل حاکم کی اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر رکھنے کے لئے مجبور کیا جانا سراسر ظلم و ناانصافی اور اسے اپنی پیدائش کے حقیقی مقصد سے برگشتہ کرنے کے مترادف ہے۔ اور چونکہ تشکیلِ حکومت کا اختیار بھی خود اُس کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے یہ ذمّہ داری بھی بدرجہ اولیٰ اُس ہی پر عائد ہوتی ہے کہ وہ نظامِ حکومت کی مقدس امانت کو صرف ایسے فرد یا جماعت کے سپرد کرے جو اس کی گراں بار ذمہ داریوں کو کما حقّہٗ طریق پر پورا کرنے کی اہلیت رکھتی ہو۔ اور انسان کے مقصدِ پیدائش کی تکمیل میں مفید و کار آمد ہو سکے۔

دوسری طرف چونکہ یہ وسیع و عریض کائنات خالقِ حقیقی کی تخلیق ہونے کے ناطے صحیح معنوں میں اُس ہی کی ملکیت ہے اس لئے وہ طبقہ جس کے ہاتھوں میں بحیثیت امین یہ الٰہی امانت سونپی گئی ہے اُسے ہر آن مالکِ حقیقی کی باز پُرس اور اس سلسلہ میں اُس کی خشیت کو مدّنظر رکھتے ہوئے اپنے منصب اور اُس کی مناسبت سے عاید شُدہ اہم اختیارات و ذمّہ داریوں کا محاسبہ کرتے رہنے کی ضرورت بھی ہے۔

فی الواقع ایک بہترین نظام جمہوریت کے قیام کے لئے یہی وہ بنیادی اُصول ہیں جو اسلام کو ایک امتیازی حیثیت عطا کرتے ہیں۔ اور ان سُنہری اصولوں کو اپنائے بغیر دُنیا کی کسی بھی جمہوری مملکت میں حقیقی امن و قانون کی بحالی ممکن نہیں —!!

ہمارے مُلک کے حالیہ پارلیمانی انتخابات میں جو نتائج اُبھر کر منظرِ عام پر آئے ہیں اُن کے تعلق سے یہ کہنا کہ ہندوستان کے عوام نے نئی حکومت کی تشکیل کے سلسلہ میں کس حد تک اپنی ذمّہ داریوں کو پُورا کیا —؟ یا وہ سیاسی جماعت جسے ایوانِ پارلیمان میں دو تہائی کی غالب اور مؤثر اکثریت دے کر عنانِ حکومت کی عظیم تر ذمّہ داریاں سونپی گئی ہیں وہ اس ٹھوس عوامی حمایت کے بالمقابل اُن کی توقعات پر کس طور سے پُوری اُترتی ہے —؟ ان تمام سوالات کا ابھی سے کوئی معیّن جواب دیا جانا قبل از وقت دکھائی دیتا ہے۔ جہاں تک ہمارے مُلک کے آئین کا تعلق ہے بے شک اس میں بلالحاظ مذہب وملّت تمام ہندوستانی شہریوں کے بنیادی حقوق کے تحفّظ کی ضمانت دی گئی ہے۔ اور حالیہ انتخابات میں کامیاب ہونے والی سیاسی جماعت نے بھی اپنے انتخابی منشور میں قریباً ان ہی کا اعادہ کیا ہے۔ لہٰذا آئین میں دیئے گئے تحفظات اور حکمران جماعت کی طرف سے پیش کردہ ان تیقّنات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں حُسن ظنی سے ہی کام لینا چاہیئے۔

اور توقع رکھنی چاہیئے کہ نئی پارلیمان امن وقانون کی بحالی اور بلالحاظ مذہب و ملّت مُلک کے ہر شہری کی جان ومال اور عزّت و آبرو کے تحفّظ کے لئے مثبت اور ٹھوس اقدامات کرے گی۔ اور انتخابی منشور میں عوام بالخصوص اقلیتوں اور پسماندہ طبقات سے کئے گئے اپنے تمام وعدوں کو کمال دیانتداری کے ساتھ پُورا کرے گی۔

اسی تسلسل میں ہم اپنی عزّت مآب وزیرِ اعظم شریمتی اندرا گاندھی کی جانب سے مُسلم اقلیت کے حقوق ومفادات کے تحفّظ کے تعلق سے اُن یقین دہانیوں کا ایک مجمل سا خاکہ بھی ذیل میں پیش کر دینا ضروری خیال کرتے ہیں جو انہوں نے جامع مسجد دہلی کے شاہی امام کے نام تحریر کردہ اپنے مکتوب مجریہ ۳۰ر نومبر ۱۹۷۹ء میں کرائی ہیں۔ اس مکتوب میں جو روزنامہ "روشنی" سری نگر کے علاوہ ملک کے دوسرے اخبارات میں بھی شائع ہو چکا ہے انہوں نے مسلم اقلیت سے جو وعدے کئے ہیں، ان کا ملخّص یہ ہے:-

- ★ — سیکولر سماج کی تعمیر کے لئے اقلیتوں کے تمام مفادات کا تحفّظ — قومی زندگی اور سرکاری سرگرمیوں کے ہر شعبے میں اُن کی مؤثر نمائندگی۔
- ★ — تعلیمی اداروں کا مکمل تحفّظ بشمول علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کی بحالی۔
- ★ — مذہبی اور ثقافتی سرگرمیوں میں مکمّل آزادی۔
- ★ — فرقہ وارانہ فسادات کے مکمّل انسداد کے لئے بالیقین تمام ممکنہ اور مؤثر اقدامات۔
- ★ — کتب نصاب میں سے مذہبی رہنماؤں سے متعلق تمام ناپسندیدہ حوالہ جات کا انخلاء۔
- ★ — مُسلم پرسنل لا میں دخل در معقولات نہ کرنے کا مُصمّم عہد۔
- ★ — اُردو کے تحفّظ و ارتقاء کے لئے جدوجہد اور ہر سطح پر اس کی تعلیم کی سہولتوں کی فراہمی۔
- ★ — معاشی اور اقتصادی انصاف دلانے کے لئے ایک اعلیٰ اختیاری تحقیقاتی کمیشن کا تقرر۔
- ★ — اقتصادی۔ سماجی۔ تعلیمی اور ثقافتی میدان میں مساوی ترقی کے لئے مُؤثر اقدامات۔
- ★ — بلالحاظ مذہب وملّت کسی بھی ہندوستانی شہری کو غیر مُلکی نہ سمجھنے کا تیقّن۔
- ★ — مُسلم اوقاف کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے متعلقہ قوانین پر نظرِ ثانی اور ان کی اصلاح۔

بادی النظر میں یہ تمام وعدے اور تیقّنات بڑی اہمیت کے حامل اور فوری طور پر عملدر آمد کے محتاج ہیں۔ مگر اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ہماری عزّت مآب وزیرِ اعظم جن حالات میں عنانِ حکومت کی ذمّہ داریاں سنبھال رہی ہیں وہ اپنے اندر بہت سے پیچیدہ اور اُلجھے ہوئے مسائل کے حامل ہیں۔ ایک طرف عالمی سطح پر پائی جانے والی سیاسی کشیدگی کی تشویشناک صورتِ حال ہے تو دوسری طرف اندرونِ ملک بھی بہت سے ایسے پیچیدہ مسائل موجود ہیں جو ملک کی اقتصادیات اور امن وقانون کی بحالی میں ایک رُکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ ایسے کٹھن اور نازک حالات میں ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نئی حکومت کو اپنے سامنے موجود ان تمام عمومی مسائل کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے ساڑھے سات کروڑ مُسلمانوں کو درپیش وہ اہم مسائل جن کی نشاندہی خود شریمتی اندرا گاندھی نے اپنے محولہ بالا مکتوب میں کر دی ہے۔ کے خاطر خواہ حل کی تلاش کے سلسلہ میں بھی ٹھوس اور جرأت مندانہ قدم اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ ہندوستان کی اس سب سے بڑی اقلیت کے مفادات کے تحفّظ کی ترتیب وہ اپنی تمام یقین دہانیوں کو عملی جامہ پہنا کر ان سے وابستہ مُسلمانوں کی عظیم توقعات کو پورا کر سکیں آمین —!

جماعتِ احمدیہ چونکہ کُلّیۃً ایک مذہبی اور رُوحانی جماعت ہے اس لئے اس نے ارشادِ خُداوندی:-

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ۔ (نساء: ۶۰)

پر کاربند رہتے ہوئے ہمیشہ حکومتِ وقت کی اطاعت اور اس کے ساتھ کما حقّہٗ طریق پر تعاون کرنے کو اپنا دستور العمل بنایا ہے۔ جس پر جماعت کی نوّے سالہ تاریخ شاہدِ ناطق ہے۔ چنانچہ اس مرحلہ پر بھی اس عظیم کاز کی تکمیل کے لئے ہم بحیثیتِ جماعت اپنے بھرپور اور مخلصانہ تعاون کی پیشکش کرتے ہوئے مادرِ وطن کے تئیں اپنی ان دلی خواہشات کا اظہار کرتے ہیں کہ — کاش! اربابِ سلطنت اپنے انتخابی وعدوں اور یقین دہانیوں کو اس رنگ میں پورا کرنے کی توفیق پا سکیں کہ خود اُن کے اپنے انتخابی مینی فسٹو کی یہ آخری شق:-

"پارٹی مہاتما گاندھی اور جواہر لال نہرو کی روایات کو آگے بڑھاتے ہوئے ہندوستان کے وقار اور مرتبے کو بلند کرنے کا عہد کئے ہوئے ہے"

اپنی پُوری شان سے پوری ہو سکے — اے کاش ایسا ہی ہو —!!

(خورشید احمد انور)

خطبہ جمعہ

اسلام رہبانیت کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ کہتا ہے کہ دنیا میں رہ کر خدا کے بنو اور اُسی کیلئے زندگی گذارو

دنیا میں جو نعماء اللہ تعالیٰ انسان کو دیتا ہے وہ سب اس کیلئے اُخروی حسنہ کے سامان پیدا کرنیوالی ہوتی ہیں

قرآنی دُعا رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً الخ کی لطیف تفسیر اور اُس کی حکمت و فلسفہ!!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲ر نبوت ۱۳۵۸ ہش بمطابق ۲ر نومبر ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝
وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (آیت ۲۰۱، ۲۰۲)

ترجمہ یہ ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو یہ کہتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں اس دنیا میں دنیا کے آرام و آسائش دے اور آخرت کے متعلق ان کو نہ کوئی یقین ہوتا ہے اور نہ دعا میں ہوتی ہیں۔ نہ اس کے لئے کوشش ہوتی ہے ان کی ساری توجہ اور ان کے اعمال کا سارا دائرہ اس دنیا تک محدود رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آخرت میں ان کا کچھ بھی حصہ نہیں ہوتا ایک تو لوگوں کا گروہ یہ ہے

انسانوں کا ایک دوسرا گروہ ہے

جو یہ دُعا کرتا ہے:- فرمایا ان میں سے کچھ ایسے ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں اس دنیا کی زندگی میں بھی آرام و آسائش اور کامیابی و فلاح عطا کر اور اُخروی زندگی میں بھی خوشحالی کے سامان، کامیابی کے سامان اور اپنی رضا کے حصول کے سامان پیدا کر اس طرح پر ہر دو جنتوں کا ہمیں وارث بنا، دنیوی جنت کا بھی اور اُخروی جنت کا بھی اور ہر دو جہنم سے ہمیں محفوظ کر، دنیوی جہنم سے بھی اور اُخروی جہنم کی آگ اور اس آگ کے عذاب سے بھی ہمیں بچا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ دوسری آیت وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً جو ہے اس میں رَبَّنَا کا لفظ پورے پورے شعور کے ساتھ اور اس کے معنی کو سمجھتے ہوئے بولا گیا ہے اور اس میں توبہ کی طرف اشارہ ہے اس سے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ "رَبَّنَا" اور مانگتے ہیں صرف اس دنیا کے آرام و آسائش کو نہ انہیں رب کی معرفت حاصل ہوتی ہے نہ اس کے معنی کو وہ پہچانتے ہیں اور نہ اپنے زندگی کے مقصود کا انہیں احساس ہوتا ہے اور نہ اس کے لئے وہ کوشاں ہوتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ توبہ کا جو اشارہ ہے اس میں یہ ہمیں بتاتا ہے کہ انسان ایک وقت تک اللہ کے علاوہ،

ربِّ حقیقی کے علاوہ

بعض دیگر ارباب بھی اپنے سامنے رکھتا ہے۔ اس نے حقیقی ربّ، ربِّ کریم کو چھوڑ کے یا اس کے ساتھ ہی دوسرے خدا، ارباب بنا لئے تو یہاں جو اشارہ ہے توبہ کا اس کے یہ معنی ہیں کہ جو ہم نے بہت سے ارباب اس سے پہلے بنائے ہوئے تھے اب ہم ان کو چھوڑتے ہیں اُن سے جو تعلق تھا ہمارا اس سے توبہ کرتے ہیں۔ اور اے ربِّ حقیقی! رَبَّنَا! ہم تیری طرف آتے ہیں اس توبہ کے بعد اور جب یہ حقیقی معنے میں استعمال ہو دعا میں تو اس میں درد بھی ہے اس احساس کی وجہ سے کہ غیر اللہ کو رب بنائے رکھا اور سوز و گداز بھی ہے اس غم کی وجہ سے کہ جو ربِّ حقیقی تھا اس سے پورا اور کامل اور حقیقی اور ذاتی تعلق ہم نے قائم نہیں کیا اور اس ہستی کو جو رب ہے اور بتدریج کمال کو پہنچانے والی اور پرورش کرنے والی ہے اس سے ہم دور رہے اور اس حقیقت کو نہیں پہچانا کہ

انسان کی زندگی کا ایک مقصد

تھا اور یہی دنیا سب کچھ نہیں تھی مرنے کے بعد زندہ رہنا تھا انسان کی روح نے اور خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو بتدریج ارتقائی ادوار میں سے گزرنے کے بعد پہلے سے زیادہ حسن میں، پہلے سے زیادہ لذت والی ماہیت رکھنے میں ہمیں وہ ملنی تھیں اور ان کو ہم بھول گئے اور اسی کو سب کچھ سمجھ لیا تو اس درد اور سوز و گداز کے ساتھ انسان کہتا ہے رَبَّنَا اے ہمارے حقیقی رب! اے ربِّ کریم ہم بھٹکے ہوئے تھے ہمیں تو نے روشنی دکھائی اور اب ہم تیری طرف لوٹتے ہیں اس معنی میں انسداد اور التجاء ہیں

توبہ کا ایک پہلو بھی ہے

لیکن جو رَبَّنَا کہنے والے اس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں جن کا ذکر پہلی آیت میں ہے انہیں تو غیر اللہ سے (انہوں نے جو ارباب بنا لئے اللہ کے علاوہ ان سے) انہیں چھٹکارا نہیں ملا۔ وہ اللہ پر بھی ایمان لاتے ہیں بظاہر، اپنے حیلوں پر اور دغابازیوں پر بھی بھروسہ رکھتے ہیں۔ جھوٹ اور افتراء پر ان کا توکل ہے اپنے علم اور قوت پر ان کو گھمنڈ ہے۔ اپنے حسن یا مال یا دولت پر ان کو فخر ہے چوری اور رہزنی اور فریب کو انہوں نے اپنا رب بنایا ہوا ہے۔ اور ساتھ ہی ربِّ حقیقی کو بھی پکارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس دنیا کا مال ہمیں دے، مال حلال ہو یا حرام ہو ہمیں دنیا کا مال چاہیئے۔ اس دنیا کا اقتدار دے خواہ وہ

تیرے بندوں کی خدمت

کرنے والا ہو یا نہ ہو۔ جو حیلے اور دغابازیاں ہم کریں، جو جھوٹ اور افتراء ہم باندھیں، جو علم ہم نے حاصل کیا ہو، جو قوت تو نے ہمیں عطا کی ہے اس کو صحیح استعمال کریں یا غلط ہماری منشاء کے مطابق ان کا نتیجہ نکال اور اس دنیا میں ہمیں کامیاب کر۔ ہمارے ذاتی حسن جسمانی حسن کے لوگ عاشق بنیں اور حقیقی حسن یعنی اخلاق کا حسن اور

رُوح کا حسن

ہے وہ ہم میں پیدا ہو یا نہ ہو وغیرہ وغیرہ۔ سینکڑوں بت ہیں جو بنائے ہوئے ہیں۔ ربّ کے علاوہ سینکڑوں رب ہیں جن کی پرستش کرتے ہیں۔ اور جو ربِّ حقیقی ہے اس کی دھندلی سی تصویر کو جس کی حقیقت اور معرفت بھی انہوں نے حاصل نہیں کی اس کو بھی اپنے سامنے رکھتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں! اور دُعا یہی ہوتی ہے کہ یہی دُنیا ہے سب کچھ اس دنیا میں صحیح یا غلط طور پر ہمارے

رفعتوں کے سامان

دنیوی لحاظ سے کرے اور ہمیں اونچا کرے ہماری قوت کو زیادہ کرے خواہ وہ ظالمانہ ہی کیوں نہ ہو۔ ہمارے فریب کو اور ہماری چوری کو ننگا نہ ہونے دے اور جو ہم فائدہ حاصل کریں چوری کے ذریعہ سے وہ مال ہمارے پاس ہی رہے اصل مالک کے پاس واپس نہ جانے دے۔

یہ دُعا ہے ان کی جب وہ کہتے ہیں کہ اس دنیا کی چیز ہمیں دے دے اس حال میں کہ آخرت کا، خدا کے پیار کا۔ خدا کی نعمتوں کا ان کے دماغ میں صحیح تصور قائم نہیں ہوتا وہ جو رَبَّنَا کہا گیا ہے پہلی آیت میں جس کا تعلق مانگنے والوں کا تعلق وہ نداء کرنے والوں کا تعلق صرف اس دنیا اور اس دنیا کی زندگی کے ساتھ ہے لیکن یہ جو دوسرا گروہ ہے وہ تو

ربّ حقیقی کو ماننے والا ہے

اور غیر اللہ سے کامل طور پر قطع تعلق کرنے کے بعد جو حقیقی مولا اور رب ہے۔ اس کی طرف وہ رجوع کرنے والا ہے اور اسی کے سامنے سر نیاز کو جھکانے والا ہے اور اس کے علاوہ ہر شے کو مرے ہوئے کیڑے جتنی بھی وقعت نہیں دیتا تو جو رَبَّنَا یہاں دو آیتوں میں ہے اس کے معانی میں فرق ہے ایک معنی وہ ہیں جو ایک دنیادار دماغ کے ذہن میں ہیں۔ اور جو حقیقی معنے نہیں جس میں خدا کی خوشنودی کے حصول کے لئے رَبَّنَا کی نداء نہیں کی جاتی۔

اور ایک دوسرے معنی ہیں جو

ایک عارف کی نداء

ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات کی معرفت رکھنے والے کی دُعا ہے۔ جو خدا کے علاوہ ہر شے سے بیزار ہونے والے کی دعا ہے جو ہر چیز اپنے رب سے پانے کی اُمید رکھنے والے کی دعا ہے اور وہ یہ دُعا نہیں کہ صرف یہ دنیا مجھے جائیے۔ دُعا یہ ہے کہ اے خدا اس دنیا کی وہ چیز مجھے نہ دے جو آخرت کی نعماء سے محروم کرنے والی ہو صرف وہ نعماء اس دنیا کی مجھے دے جو نتیجہ

تیری ربوبیت کے سایہ میں

تیری بہتر سے بہتر نعماء تک لے جانے والی اور تیرے پیار کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے میں میری ممد اور معاون ہونے والی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

انسان اپنے نفس کی خوشحالی کے واسطے دو چیزوں کا محتاج ہے دنیا کی مختصر زندگی اور اس میں آنے والے مصائب، شدائد ابتلاء وغیرہ جو ہیں ان سے وہ امن میں رہے (یہ بیان میں اپنے الفاظ میں کر رہا ہوں) اور دوسرے یہ کہ فسق و فجور اور روحانی بیماریاں جو انسان کو اللہ تعالیٰ سے دور لے جاتی ہیں، دنیوی نعمتوں کا غلط استعمال دنیوی طاقتوں کا مہلک استعمال جن کے نتیجہ میں

جسمانی بیماریاں

بھی پیدا ہوتی ہیں جن کے نتیجہ میں ذہنی تنزل بھی پیدا ہوتا ہے جن کے نتیجہ میں اخلاق کبھی جل کے راکھ بن جاتے ہیں۔ جن کے نتیجہ میں وہ روحانی طاقتیں جو اس لئے انسان کو دی گئی تھیں کہ اللہ تعالیٰ زمین سے اُٹھا کر اسے آسمانوں پر لے جائے وہ ضائع ہو جاتی ہیں اور بعض دفعہ تو بعض لوگ جو ایک حد تک رفعتیں حاصل کرتے ہیں وہاں سے گرتے ہیں زمین پر اور ریزہ ریزہ کر دیے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے۔

تو فسق و فجور اور روحانی بیماریاں جو اسے خدا سے دُور لے جانے والی ہیں وہ اس سے نجات پائے۔

دو چیزوں کی اپنی خوشحالی کے لئے انسانی نفس کو ضرورت ہے۔

مصائب اور شدائد اور ابتلاء

ان سے امن میں رہے اور فسق و فجور اور روحانی بیماریوں سے نجات اسے حاصل ہو۔

پس دوسری آیت میں اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً جو کہا گیا ہے دنیا کا حسنہ یعنی دنیا سے تعلق رکھنے والی خدا کی نگاہ میں جو اچھی چیز انسان کو ملتی ہے وہ یہ ہے کہ کیا جسمانی اور کیا روحانی، انسان ہر ایک بلا اور

گندی زیست اور ذلت سے

محفوظ رہے یعنی خدا ہر ایک پہلو سے۔ دنیا کا ہو یا آخرت کا اسے ہر بلا سے محفوظ رکھے اور جس رنگ میں خدا دیکھنا چاہتا ہے انسان کو اور اس کے اعمال کو اس رنگ میں اسے اعمالِ صالحہ بجا لانے کی توفیق عطا ہو۔

یہ ہے فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً کے معنی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئے ہیں اور فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً کے معنی آپؑ نے یہ کئے کہ دنیوی حسنہ کا اس طور پر استعمال کہ جس کے نتیجہ میں اُخروی حسنات انسان کو ملیں اور آپ فرماتے ہیں کہ آخرت کا جو پہلو ہے وہ

دنیا کی حسنہ کا ثمرہ

ہے اس تمثیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کی حسنات کو ایک درخت کی شکل میں پیش کیا ہے اور اُخروی زندگی کی حسنات کو ان درختوں کے پھل کی حیثیت سے پیش کیا تو جو خدا کا مومن بندہ اور معرفتِ الٰہی رکھنے والا ہے اور دُعا کرتا ہے رَبَّنَا اے ہمارے رب توبہ کرتے ہوئے تیری طرف واپس لوٹتا ہوں۔ تیرے غیر کو کچھ چیز نہیں سمجھوں گا کامل بھروسہ تجھ پر رکھوں گا۔ ساری اُمیدیں تجھ سے وابستہ رہیں گی میری مجھے جو اس دنیا میں تو نے دیا (کہ قرآن کریم نے اعلان کیا)

آن گشت نعماء

سے نوازا ہے ان کے استعمال کی صحیح توفیق دے جس کے نتیجہ میں میری قوتیں اور استعدادیں صحیح نشو و نما حاصل کر کے ایسے اعمالِ صالحہ بجا لانے والی ہوں جو تجھے پسندیدہ ہوں جن پر تو مجھے انعام بھی دے مقبول اعمال صالحہ کی مجھے توفیق دے اور اس کی شکل یہ بن جاتی ہے کہ اگر دنیا کے اعمال اور دنیا کی جد و جہد اور مجاہدہ حسنہ جیسے کہا گیا ہے وہ درخت ہے تو اُخروی حسنہ جو ہے وہ ان درختوں کے پھل ہیں اس لئے جب یہ شکل بنی تو ضمناً یہ بات بھی ہمارے سامنے آ گئی کہ اسلام جو ہے وہ رہبانیت ان معنی میں کہ دنیا کی بہت سی جائز چیزوں کو بھی چھوڑ دینا اس کو جائز نہیں سمجھتا۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ دنیا کو چھوڑ اور میرے پاس آ۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ دنیا کی ہر چیز کا صحیح استعمال کر اور میرے پاس آ اگر چھوڑے گا ناشکرا ہو گا اور خدا کے نزدیک ناشکرا اور کافر ہم معنے لفظ ہیں اور اگر دنیا کو چھوڑے گا نہیں میرے بتائے ہوئے طریق پر میری نعمتوں کو استعمال نہیں کرے گا میری عطا کردہ قوتوں کو میرے بتائے ہوئے طریق پر خرچ نہیں کرے گا تو جنت سے نکال دوں گا تجھے۔ دنیا کو چھوڑنا نہیں۔ دنیا میں رہ کر خدا کا بننا ہے خدا کا ہو کر خدا کے لئے دنیوی زندگی گذارنی ہے۔ یہ ہے رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً۔ دنیا میں جو حسنہ ملتی ہے جو چیزیں جو نعماء ملتی ہیں وہ سب اُخروی حسنہ کے حصول کا سامان پیدا کرنے والی ہیں۔ موٹی مثال ہے صحتِ جسمانی۔ صحت کا ہونا

خدا تعالیٰ کا بہت بڑا انعام

ہے اور ایک صحت مند بدمعاشیوں میں بھی اپنی صحت خراب کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو مول لیتا ہے لیکن خدا کا صحت مند بندہ خدا کے حضور اپنی صحت کے نتیجہ میں ایثار و اخلاص کے وہ کارنامے دکھاتا ہے کہ انسانی عقل حیران رہ جاتی ہے مثلاً صحابہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو کسریٰ اور قیصر سے جنگیں ہوئیں ان میں (تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے) اتنا فرق ہوتا تھا تعداد میں۔ مسلمانوں کی تعداد اس قدر کم اور کسریٰ کی حکومت جو بہت بڑی ایمپائر تھی اس وقت کی دنیا میں اور قیصر کی حکومت جو

بہت بڑی ایمپائر

تھی اس وقت کی دنیا میں ان کی فوجیں پانچ گنا۔ سات گنا۔ بعض دفعہ آٹھ گنا زیادہ ہوتی تھیں۔ اگر پانچ گنا زیادہ بھی ہوں اور ساڑھے سات گھنٹے لڑائی ہو دن میں تو ہر ڈیڑھ گھنٹے کے بعد نئی تازہ دم فوج مسلمانوں کے سامنے آ جائے گی۔ اور ایک مسلمان ساڑھے سات گھنٹے لگاتار لڑتا رہے گا۔ ہر ڈیڑھ گھنٹے کے بعد تازہ دم فوج میں سے کسریٰ اور قیصر کی۔ فوجوں کا ہر سپاہی صرف ڈیڑھ گھنٹہ لڑے گا مسلمان سپاہی ساڑھے سات گھنٹے ان کے مقابلہ میں لڑ رہا تھا۔ یہ شکل بنی لڑائی میں — میں نے بڑا سوچا اور بڑا ہی حیران ہوا ہوں کہ کس قدر صحت اور عزم ایک مسلمان کو خدا تعالیٰ نے دیا اگر عزم ہو اور صحت نہ ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا اگر صحت ہو اور عزم نہ ہو تو کچھ نہیں ہو گا۔ میں نے کہا ہے کچھ ہو نہیں سکتا۔ اب میں کہتا ہوں کچھ نہیں ہو گا تو ان کو صحت بھی دی خدا نے۔ عزم بھی دیا خدا نے۔ تو

صحت جسمانی دنیوی حسنہ ہے

اس دنیا میں جسم کا تعلق ہے۔ خدا کہتا ہے مجھ سے مانگو صحت اس لئے نہیں کہ عیاشی میں اسے ضائع کرو گے اس لئے مانگو کہ میری راہ میں اس کو خرچ کرو گے اور میرے پیار کو حاصل کرو گے ہر دنیوی نعمت کی ایسی ہی مثال ہے تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔

صحت کے علاوہ عزت ہے دنیوی مال و دولت ہے۔ دنیا کی اولاد ہے۔ خاندان ہیں۔ عافیت کی فضا ہے وغیرہ وغیرہ ہر چیز جو ہے خدا کہتا ہے مجھ سے مانگو لیکن مجھ سے لے کر میری خوشنودی کے لئے میری بتائی ہوئی راہ پر اسے خرچ کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ کی تفسیر یہ کی ہے کہ انسانی تجربہ بتاتا ہے کہ جہنم اس دنیا کی بھی ہے۔ جہنم وہ بھی ہے جو مرنے کے بعد ہے (اللہ محفوظ رکھے) خدا تعالیٰ جن پر اپنے قہر کی تجلی نازل کرنا چاہے گا۔ جہنم میں بھیج دے گا۔

تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ انسان کا تجربہ یہ بتاتا ہے کہ اس ورلی زندگی کے ساتھ

طرح طرح کے عذاب اور تکلیفیں

لگی ہوئی ہیں خوف کے حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ خون خرابہ' لڑائی ہو جاتی ہے۔ دیہات میں بعض دفعہ کھیتوں کے کنارے زمیندار آدھے مرلے پر بھی لڑ پڑتے ہیں۔ فقر و فاقہ کے حالات پیدا ہو جاتے ہیں ایک غربت ہے جو ورثہ میں ملتی اور آگے اگلی نسل کو ورثہ میں چھوڑی جاتی ہے۔ ایک غربت ہے جو امیر آدمی دیوالیہ ہو جاتا ہے اور وہ جو لاکھوں کا مالک ہو جاتا ہے وہ چند لقموں کے کھانے کی بھی توفیق نہیں رکھتا' مانگنا پڑتا ہے اس کو۔ بیماریاں ہیں۔ کوشش انسان کرتا ہے۔ اس کے مختلف اور سینکڑوں میدان ہیں۔ ناکامیاں بھی سینکڑوں ہیں۔ ذلت و ادبار کے اندیشے ہیں۔ ہزاروں قسم کے دکھ ہیں۔ اولاد بیوی وغیرہ کے متعلق تکلیف ہے۔ بچہ بیمار ہو جائے تو رات کا چین اٹھ جاتا ہے۔ بیوی کے ساتھ ناراضگی پیدا ہو جائے وہ پریشانی کا باعث بن جاتی ہے۔ پھر رشتہ داریاں ہیں اور رشتہ داروں کے ساتھ معاملات میں الجھن پیدا ہو جاتی ہے کبھی ورثہ کی کبھی یہ کہ مجھ سے پیار کا اتنا سلوک نہیں کیا جتنا کسی دوسرے رشتہ دار سے کر دیا وغیرہ وغیرہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

کہ یہ ساری تکالیف اور پریشانیاں جو ہیں یہ دنیا کی جہنم ہے اور مومن دعا یہ کرتا ہے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً کہ اے خدا! اس دنیا کی آگ سے ہمیں بچا۔ ہر قسم کی تکلیف' دکھ درد پریشانی جو ہے اس سے تو ہمیں محفوظ رکھ اور ہماری زندگی کبھی بھی تلخ نہ ہو اور انسان یہ دعا کرتا ہے کہ اے خدا تو ہمیں صحت سے رکھ ہم سب کو ساری جماعت کو خدا صحت سے رکھے ہر نماز میں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ ساری جماعت کو خدا صحت سے رکھے اور بیماروں کو شفا دے۔ ہمیں وعدے دیئے گئے ہیں کہ تمہارے مال میں کثرت بخشی جائے گی۔ اولادیں کثرت بخشی جائے گی۔

ہم دعائیں کرتے ہیں

کہ خدا تعالیٰ جماعت کے ہر فرد کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان بشارتوں کا وارث بنائے' عافیت سے رکھے اور پھر ہمیں توفیق دے کہ یہ ساری نعمتیں پانے کے بعد اعمال صالحہ بجا لانے والے ہوں اور خدا کے پیار کو حاصل کرنے والے ہوں اور دنیا کی جہنم سے بھی محفوظ ہوں اور دنیوی جنت بھی ملے لیکن یہاں پر ختم نہ ہوں خدا تعالیٰ کے انعام ہم پر جہاں اس دنیا کی جو جہنم ہے اس کی آگ سے ہم کو بچایا جائے مرنے کے بعد کی جو جہنم ہے اس آگ سے بھی ہمیں بچایا جائے اور جہاں اس دنیا کی جنت ہمیں ملے وہاں مرنے کے بعد کی جنت جو اللہ تعالیٰ کے پیار اور رضا کی جنت ہے وہ بھی ہمیں ملے۔

یہ ہے دعا جو رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ میں سکھلائی گئی ہے ہمیں۔ اللہ تعالیٰ اسی دعا کے ہر پہلو کو سمجھے اور ہر پہلو سے ہی خدا سے یہ دعا مانگنے کی ہمیں توفیق دے اور اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے کہ وہ اس دعا کو قبول کرے اور ہمارے لئے ہر دو جہنم کی حفاظت مقرر کی جائے اور ہر دو جنتیں ہمارے نصیب میں ہوں خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔"

اخبارِ قادیان

قادیان ۱۴ ماہ صلح (جنوری) ہفتہ زیر اشاعت مندرجہ ذیل احباب مقامات مقدسہ کی زیارت و خصوصی دعاؤں کی سعادت حاصل کرنے کے لئے قادیان دارالامان میں تشریف لائے اللہ تعالیٰ انہیں ان کے نیک مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔

مکرم محمد لطیف صاحب شاکر۔ مکرم محمد اسلم صاحب جاوید۔ عزیزم مسز عبد الباسط صاحب شیدا۔ مکرم بشیر احمد صاحب۔ مکرم ناصر احمد صاحب مع اہلیہ لنڈن سے مورخہ ۸/۱/۸۰ کو تشریف لائے اور ۱۰/۱/۸۰ کو واپس تشریف لے گئے۔

اسی طرح مکرم داؤد احمد صاحب لنڈن سے ۱۰/۱/۸۰ کو تشریف لائے اور ۱۲/۱/۸۰ کو واپس ہوئے اور مکرم حمید احمد صاحب لنڈن ۱۰/۱/۸۰ کو تشریف لائے اور ۱۳/۱/۸۰ کو واپس تشریف لے گئے۔ اور مکرم الیاس خان صاحب نیروبی۔ کینیا سے ۱۲/۱/۸۰ کو تشریف لائے ہوئے ہیں۔

مورخہ ۱۰/۱/۸۰ کو بعد نماز عشاء مکرم حمید احمد صاحب نے جلسہ سالانہ ربوہ کے تأثرات اور اس طرح سویڈن میں محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب کو نوبل انعام دئے جانے کی پُر وقار تقریب کے چشم دید کوائف بھی سنائے۔

○ — مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر امور عامہ اور مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان جماعتی کام کے سلسلہ میں مورخہ ۵/۱/۸۰ کو سشمو گر تشریف لے گئے ہیں۔

○ — محترمہ شہیلہ محبوب صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی مرحوم ہیڈ مسٹریس نصرت گرلز ہائی سکول اپنی شدید بیماری کے علاج کے پیش نظر مورخہ ۱۰/۱/۸۰ کو اپنے بھائی کے ہاں بھاگلپور (بہار) تشریف لے گئی ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو کامل صحتیابی کے ساتھ واپس قادیان لائے۔

○ — مکرم مستری محمد حسین صاحب درویش ہرنیا کے اپریشن کے بعد رو بصحت ہو کر مورخہ ۱۲/۱/۸۰ کو امرتسر ہسپتال سے واپس قادیان آ گئے ہیں۔ کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواستِ دعا: میرے بچے عزیز مظفر احمد ٹاک سلمہ نے ڈی سی پارٹ فرسٹ کا امتحان دیا ہے عزیز کی امتحان میں نمایاں حیثیت کے ساتھ کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے حصول کے لئے تمام بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار: غلام نبی ناظر یاڑی پورہ کشمیر

قادیان دارالامان میں چار دن

از مکرم محمد صادق صاحب احمدی ہڑچرلہ (آندھرا پردیش)

جوں جوں قادیان کی مقدس بستی قریب تر آتی جا رہی ہے نگاہوں کی تڑپ اور وارفتگی قابلِ دید ہوتی جاتی ہے قادیان کا وہ بلند ترین مینار جو منارۃ المسیح کہلاتا ہے آنکھیں مسیح پاک علیہ السلام کی صداقت کے اس عظیم الشان نشان کو ڈھونڈتی ہیں جس کا ذکر آقائے نامدار سردارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ سو سال قبل فرمایا تھا ــ جسے وہ رہا منارۃ المسیح۔ نعرۂ تکبیر بلند ہوا اور اللہ اکبر کی صداؤں کے ساتھ ہی آنکھوں میں آنسوؤں کا ایک سیلاب اُمڈ آیا ہاتھ بے اختیار دُعا کے لئے اُٹھ گئے جیسے ہی دُعا ختم ہوئی قادیان کی مقدس بستی ہمارے سامنے تھی۔ بالآخر نعرۂ تکبیر کی گونج میں ہم قادیان میں داخل ہوئے تخت گاہ مسیح پاک میں پہنچے۔ جہاں پہنچنے کے لئے قدم بے چین اور جس کی دید کے لئے آنکھیں ترستی تھیں۔

سب سے پہلے مسجد مبارک میں پہنچے دو رکعت نماز شکرانہ ادا کی۔ پھر بہشتی مقبرہ کی طرف کھنچے چلے گئے مسیح پاک کے قدموں میں حاضر ہوئے۔ بحضور امام آخر الزمان سلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کی تمام عزیزوں اور دوستوں کا سلام پہنچایا ان مبارک ایام میں اللہ تعالےٰ کے فضلوں اور برکتوں کے حصول کے لئے دُعا کی دل سے نکلے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُر درد اور پُر اثر ارشادات دل و زبان پر جاری ہو گئے

"وقت تھوڑا ہے اور کار عمر نا پیدا
تیز قدم اٹھاؤ کہ شام نزدیک ہے جو کچھ پیش کرنا ہے وہ بار بار دیکھ لو ایسا نہ ہو کہ کچھ رہ جائے اور زیاں کاری کا موجب ہو یا سب گندی یا کھوٹی متاع ہو جو شاہی دربار میں پیش کرنے کے لائق نہ ہو"

دور دور سے ہزاروں میل کا سفر کر کے اور سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے فدایانِ اسلام و احمدیت جوق در جوق قادیان میں داخل ہو رہے ہیں۔ ان میں گورے بھی ہیں کالے بھی ہیں۔ ہندوستانی بھی ہیں اور پاکستانی بھی یورپین بھی ہیں اور ایشین بھی امریکن بھی ہیں اور جزائر کے رہنے والے بھی غرض دنیا کے کونے کونے سے بھانت بھانت کی بولیاں بولنے والے اور مختلف رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے شمع احمدیت کے پروانے اپنی جھولیاں پھیلائے خدا کے حضور میں حاضر ہیں یہ نظارہ دیکھ کر بے اختیار یہ شعر زبان پر آ جاتا ہے ؎

میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسا رجوعِ جہاں ہوا
اک مرجعِ خواص یہی قادیاں ہوا
(مسیح موعودؑ)

پیارے مسیح کی مبارک زبان سے نکلے ہوئے ان الفاظ میں خدا تعالےٰ کی وہ عظیم بشارتیں تھیں جو آج ہم اپنی آنکھوں سے پوری ہوتی دیکھ رہے ہیں۔ مسجدیں جو ابھی کچھ دیر پہلے خالی تھیں اذان ہوتے ہی نمازیوں سے کھچا کھچ بھر گئیں اور پھر ؎

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

نمازوں میں گریہ و زاری۔ دلوں کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی لرزتی چیخیں۔ پُر سوز و رقت بھری دُعائیں آنکھوں سے نہ رکنے والے آنسو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بندگانِ خدا کی روحیں آستانہ الوہیت پر بہہ جائیں گی۔ اور بقول شاعر "خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے" کا سماں بندھ گیا ــ نماز تہجد کا وقت یوں تو پانچ بجے مقرر تھا لیکن کوئی دو بجے سے کوئی تین بجے سے اور کوئی چار بجے سے ہی اپنے خالق و مالک کے آگے سربسجود تھا۔ بیت الدعا جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دُعائیں کیں اور قبولیت سے سرفراز ہوئیں اس عظیم المرتبت مقام پر عاشقانِ رسول کا ایک ہجوم لگا ہوتا ہر ایک اس کوشش میں کہ جلد موقع نصیب ہو اور اپنے مولا کے حضور گڑگڑائے۔ پھر بیت الذکر میں بھی نوافل کے مواقع ہیں اور یہاں سے نکلے تو مسجد مبارک میں رضائے الٰہی کے حصول کی تڑپ میں گریہ کناں ہیں۔ نماز تہجد ختم ہوئی اور مؤذن نے اذان دی "اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم" کے جواب میں سامعین نے صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ کہا اور اس کے ساتھ ہی سپیدہ سحر نمودار ہونے لگا ہوا ہلکی ہلکی خنودگی یکلخت کافور ہو گئی اب تمام احباب صف باندھے کھڑے ہیں امام کی آواز اور اس کے اشارے پر اطاعت و وفا شعاری کا کیا دلفریب منظر تھا کاش ہمارے غیر احمدی بھائی بجائے اعتراض کے نماز کی اس حکمت پر ہی غور کرتے۔

نماز فجر کے بعد باہر سے آنے والے مہمانوں کا تعارف ہو رہا ہے انڈونیشیا۔ کینیڈا۔ جرمن سوئٹزرلینڈ۔ ملائیشیا۔ امریکہ۔ سنگاپور انگلینڈ۔ ماریشس اور افریقہ وغیرہ ــــ امام آخر الزمان کی تخت گاہ، احمدیت کے دائمی مرکز اور اس کے شعائر کی بے شمار برکتوں سے فیضیاب ہونے کے لئے کہاں کہاں سے یہ پروانے آئے ہیں ان کے پُر نور چہرے ان کی پُر وقار داڑھیاں کچھ سفید پرندے جمالی شان لئے اور کچھ کالے جلالی رنگ نشان لئے ہوئے نظر آتے ہیں انہیں دیکھ کر مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے الفاظ "یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَیَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ" اپنی تمام تر صداقتوں کے ساتھ نگاہوں کے سامنے گھومنے لگتے ہیں۔ خدا کی باتیں کتنے حیرت انگیز طور سے پوری ہوتے ہم دیکھ رہے ہیں ـــ!!

آج جلسہ کا پہلا دن ہے ٹھیک دس بجے لوائے احمدیت لہرایا جائے گا۔ احباب جلسہ گاہ کی طرف ایک تیز رفتار دریا کی طرح رواں دواں ہیں۔ قرآن حکیم کی تلاوت کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان لوائے احمدیت اپنے مبارک ہاتھوں سے لہرا رہے ہیں تمام حاضرین جلسہ مؤدب ہاتھ باندھے کھڑے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پڑھتے جاتے ہیں ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ یہ دُعائیں فضائے بسیط پر محیط ہو گئی ہیں رحمت کے فرشتے اللہ تعالےٰ کے نور سے بھری ہوئی مشکیں انڈیل رہے ہیں کون ہے جس کی آنکھ سے آنسو رواں نہیں کون ہے جس کا دل اللہ تعالےٰ کی شکر گزاری میں رو یا نہیں۔ پھر جلسوں کا وہ روح پرور ماحول انسان کے دل و دماغ پر مرتسم ہو جاتا ہے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات جو آپ نے ان جلسوں کی افادیت کے بارے میں فرمائے ہیں پیش نظر ہیں ہر ایک ہمہ تن کوشش ہے کہ کہیں کوئی چیز نہ رہ جائے۔

جلسہ گاہ سے نکلے مسجدیں گئے مسجد سے نکلے بہشتی مقبرہ میں حاضری دی۔ بہشتی مقبرہ سے آئے تو بزرگوں سے ملے گلی کوچوں میں بازاروں میں آتے ہوئے السلام علیکم السلام علیکم کی ان گنت دُعائیں انسانوں کے بھیس میں فرشتوں کی چلتی پھرتی تصویریں ہمارے ایمانوں کو جلا بخش رہی تھیں۔

مسیح پاک کے مزارِ اقدس پر پہنچتے ہیں تو کئی ہاتھ دُعا کے لئے اُٹھے نظر آتے ہیں انتہائی گریہ و زاری کے ساتھ دعائیں کی جا رہی ہیں۔ غلبۂ اسلام و احمدیت کے لئے حضرت اقدس امیر المؤمنین کی صحت و درازی عمر کے لئے اپنی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے اور تمام نیک مرادوں کے پورا ہونے کے لئے ؎

جھولیاں سب کی بھری جاتی ہیں
دینے والا نظر نہیں آتا!

ایک بزرگ صوفی منش سفید ریش جو مسجد مبارک سے ملحقہ کمرہ میں رہتے ہیں اکثر مسجد مبارک میں ہی نظر آتے ہیں۔ یہ بزرگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ خوش نصیب صحابی ہیں جو اب قادیان میں رہ گئے ہیں ان کا اسم گرامی محترم حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب ہے۔ ان کے بیوی بچے عزیز و اقارب سب پاکستان میں ہیں جبکہ یہ تنہا سب کچھ چھوڑ کر درویشانِ مسیح پاک کی صف میں شامل ہو کر دیارِ حبیب میں دھونی رمائے بیٹھے ہیں ان کی قربانیوں اور ان کی وارفتگی کو تصور میں لائیں تو انہیں مقام صاف نظر آتا ہے کہاں یہ بلندی اور کہاں یہ پستی اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز کرے آمین۔

حضرت مسیح موعودؑ کے مقدس زمانہ میں سے جب ہم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کو اور آپ کی گوناگوں مصروفیات کو دیکھتے ہیں تو ہماری گردنیں اللہ تعالےٰ کے بے پایاں فضل و احسان کے نیچے جھک جاتی ہیں کہ اس نے اپنے کرم سے بڑا ہی شفیق بڑا ہی پیار کرنے والا ہر ایک کا غمگسار اور ہر ایک سے محبت کرنے والا وجود ہمیں عطا فرمایا الحمد للہ

جلسہ گاہ ہو یا نماز ہزاروں پرستارانِ احمدیت جب آپ سے مصافحہ اور معانقہ کرنے کے لئے ہر ایک بے چین نظر آتا ہے مگر جب ملاقات نصیب ہو جاتی ہے تو ایک عجیب سرور و فرحت محسوس ہوتا ہے۔ یقین مانئے محترم میاں صاحب جب ہم ناچیزوں کو اپنے گلے سے لگاتے ہیں تو دل کو جو تسکین اور طمانیت ملتی ہے اس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام دُعاؤں کو جو آپ نے اپنی ذریت کے حق میں فرمائیں قبول فرمائے اور آپ کی ذریتِ طیبہ کو کام کرنے والی لمبی عمر سے نوازے۔ آمین۔

ربوہ میں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ (بقیہ صفحہ اوّل)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح، احباب جماعت!
السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آج سے تقریباً پندرہ سال پیشتر حضرت والد صاحب مرحوم (جن کی مغفرت کے لئے دُعا کی درخواست کرتا ہوں) انہوں نے اپنی ڈائری میں مندرجہ ذیل سطور رقم فرمائی تھیں:-

"حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے مرحوم نے بندہ کو بمقام لندن ایک خط لکھا جس میں درج تھا کہ" میں آپ کے عزیز فرزند کے متعلق دُور اُفق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھتا ہوں" الفاظ پیشگوئی ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں:-

"میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا مُنہ بند کر دینگے۔ ...... سو اے سُننے والو! اِن باتوں کو یاد رکھو اور اِن پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔"

(تجلیاتِ الٰہیہ حضرت مسیح موعودؑ صفحہ ۱۷-۱۸)

مَیں اس پاک ذات کی حمد و ستائش سے لبریز ہوں کہ اُس نے امامِ وقت کی، میرے والدین کی اور جماعت کے دوستوں کی مسلسل اور متواتر دعاؤں کو شرفِ قبولیت سے نوازا اور عالمِ اسلام کے لئے خوشی کا سامان پیدا کیا۔

قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی جسمانی اور روحانی اولاد کے لئے دُعا فرمائی تھی فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْٓ اِلَیْھِمْ اے خدا! تو لوگوں کے دلوں کو اُن کی طرف مائل کر دے۔

پچھلے چند ہفتوں میں اسی قسم کی محبت کا اظہار سربراہ مملکت اور ساری قوم کی جانب سے ہوا ہے جس کے لئے مَیں اُن کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ آخر میں مَیں ربّ العزّت کی بارگاہ میں سر بسجود ہوں اور آپ کی مزید دعاؤں کا بھوکا ہوں۔ اِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا۔

والسّلام علیکم"

اس پر ڈاکٹر صاحب موصوف اپنی نشست پر واپس تشریف لے گئے۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ دوبارہ مائیک پر تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر سلام کو ان کا اعزاز مبارک کرے۔ نیز فرمایا کہ اس خوشی کے موقع پر مندرجہ ذیل نعرے لگائے جائیں۔ حضور ایک ایک نعرہ بلند کرتے جاتے تھے اور احباب بھی اُس نعرہ کو پورے جذبہ و جوش سے دُہراتے جاتے تھے۔ نعروں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:-

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ سب سے پہلا گھر خدا کا ہے اس لئے سب سے **پہلا نعرہ** خانہ کعبہ زندہ باد۔ اس کے بعد چونکہ خانہ کعبہ کے پیار میں مست رہنے والے ایک ہم وطن مسلمان نے یہ انعام حاصل کیا ہے اس لئے **دوسرا نعرہ** یہ ہو کہ وطنِ عزیز زندہ باد۔ اس کے بعد چونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان کے نتیجہ میں اور آپؐ کی طرف منسوب ہونے کی برکت سے یہ اعزاز ملا اس لئے **تیسرا نعرہ** محمد صلی اللہ علیہ وسلم زندہ باد۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہائی عشق کرنے والے اور اِس زمانہ میں اور اِس دُنیا میں آپؐ کے فیوض کو تقسیم کرنے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں اس لئے **چوتھا نعرہ** مہدی موعود زندہ باد۔ اور اس پہلو کے لحاظ سے کہ ہم کو ایک ایسی تعلیم دی گئی کہ جس پر عمل کرنے سے انسانی دماغ ظلمات کو مٹا کر نور حاصل کرنے والا بن سکتا ہے اس لئے **پانچواں نعرہ** اسلام زندہ باد۔ اور **سب سے بڑھ کر بنیادی نعرہ** اس اللہ کے لئے جو حاکم مطلق ہے، جو خالق و مالک کُل ہے۔ اس لئے زور سے نعرہ لگاؤ **اَللّٰہُ اَکْبَر**۔ اس کے ساتھ ہی جلسہ گاہ میں اللہ اکبر کا ایسا زبردست نعرہ گونجا کہ میلوں تک زمین اس کی دھمک سے گونج اُٹھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد پھر عجیب جوش و مستی کے عالم میں پوری آواز سے مائیک پر دوبارہ نعرہ لگایا "اللہ اکبر"۔ اس کے ساتھ احباب کرام نے دیوانہ وار جواب دیا اللہ اکبر۔ حضور ایدہ اللہ کے مقدس چہرے پر اس وقت ایک آسمانی نور چمک رہا تھا۔ حضور وارفتگی اور محبتِ الٰہی کے زبردست جوش کے ساتھ بار بار اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتے رہے۔ حضور نے پانچ دفعہ یہ نعرہ بلند کیا اور پانچوں دفعہ احبابِ جماعت نے زبردست جوش اور دیوانگی کے ساتھ حضور کے اللہ اکبر کے نعرے کا جواب اللہ اکبر کے نعرہ سے دیا اور روحانی جذب و مستی اور کیف و سرور کی یہ فضا تاریخ کے صفحات پر ہمیشہ کے لئے جگمگانے کے لئے نقش ہو گئی۔

تقاریر کے اس پروگرام کے علاوہ اس موقع پر متعدد ذیلی تنظیموں کے بھی اجلاسات منعقد ہوئے جن میں ورلڈ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن، احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن، فضلِ عمر فاؤنڈیشن، مجلس خدام الاحمدیہ کے بعض اجلاسات، مجلس اطفال الاحمدیہ کا ایک پروگرام اور دیگر تنظیموں کے اجلاسات شامل تھے۔

عورتوں کا جلسہ سالانہ حسب سابق اِس سال بھی علیحدہ منعقد ہوا جس میں بعض تقاریر تو مردوں کے جلسے سے براہِ راست ریلے کی گئیں جبکہ بہت سی دیگر تقاریر خواتین مقررین نے کیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تینوں خطابات مردانہ جلسہ گاہ سے عورتوں کی جلسہ گاہ میں براہِ راست ریلے کئے گئے۔

اِس کے علاوہ ۲۷ دسمبر کو دن کے گیارہ بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مستورات کو ایک خصوصی خطاب سے نوازا اور قرآن کریم کی رُو سے عورت کے بارے میں اسلامی تعلیم پر روشنی ڈالی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطاب قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔

جلسہ سالانہ کے تمام انتظامات دفتر جلسہ سالانہ نے افسر جلسہ سالانہ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کے زیرِ انتظام قریباً تین ہزار رضاکار کارکنوں کے ذریعہ انجام دیئے۔ جلسہ سالانہ کے انتظامات کو تین درجن شعبوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ اور ہر شعبہ میں کام کرنے کے لئے ربوہ اور بیرونِ ربوہ سے رضاکاروں کی خدمات حاصل کی گئی تھیں۔ مہمانوں کی رہائش اور کھانے کا بندوبست نہایت تسلی بخش طور پر احسن رنگ میں کیا گیا تھا۔

ربوہ کے مختلف علاقوں میں چھ لنگر خانے ہزاروں مہمانوں کا کھانا تیار کر رہے تھے اور یہ کھانا گھروں تک پہنچانے کے لئے باقاعدہ منظم اور منضبط نظام قائم کیا گیا تھا جو کہ بفضلِ خدا نہایت کامیابی سے جاری رہا۔ مہمانوں کی رہائش کے انتظامات کیلئے ربوہ کے متعدد احباب نے اپنے گھروں کے کچھ حصے پیش کئے تھے۔ اس کے علاوہ جماعت کے مختلف اداروں کی عمارتوں میں بھی مہمانوں کو ٹھہرایا گیا۔ اس کے علاوہ مختلف جماعتوں کی قیام گاہوں، بیرکس میں رہائش کے انتظامات کئے گئے تھے۔ مہمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر مختلف جگہوں پر خیمے بھی نصب کئے گئے تھے اور پانچ ریسٹ ہاؤسوں میں غیر ملکی معززین کو ٹھہرانے کے انتظامات کئے گئے تھے۔

جلسے کے دوران سڑکوں پر احباب کے اژدہام کو کنٹرول کرنے کیلئے خدام الاحمدیہ کے خدمتِ خلق کے رضاکار اپنی اپنی ڈیوٹیاں بڑی خوش اسلوبی سے نبھاتے رہے اور سڑکوں پر نہایت اعلیٰ انتظام کے ساتھ ایک طرف عورتوں کے ہجوم کو اور دوسری طرف مردوں کے ہجوم کو ترتیب اور نظم و ضبط کے ساتھ گزارا گیا۔

جلسے کے دوران شہر میں متعدد اضافی دُکانیں اور ہوٹل وغیرہ بھی قائم ہوئے اور بالخصوص گول بازار میں ان پر جلسہ کے اوقات کے بعد اور رات گئے تک خوب گہما گہمی رہی۔

سرکاری انتظامیہ اعلیٰ سول حکّام اور پولیس کی ایک بڑی تعداد انتظامات کا جائزہ لینے کے لئے موجود تھی۔ اور سب انتظامات کی روشنی میں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا اور احبابِ جماعت روحانی مائدہ سے جھولیاں بھرنے کے بعد پُرسوز دعاؤں کا خزانہ ساتھ لئے تین دن کے آسمانی ریفریشر کورس میں سے بخیر و خوبی گزرنے کے بعد واپس گھروں کو روانہ ہو رہے ہیں۔

ولادت

خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیز نصیر الدین صاحب قمر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۸ جنوری ۱۹۸۰ء کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ عزیزہ نومولودہ مکرم مستری محمد دین صاحب درویش کی پوتی اور مکرم ناصر احمد صاحب ربوہ کی نواسی ہے۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ امیر جماعت احمدیہ قادیان نے از راہ شفقت عزیزہ کا نام "طیّبہ" تجویز فرمایا ہے۔ قارئین دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ زچہ بچہ کو صحت و تندرستی اور درازی عمر سے نوازے نیز بچی کو نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔

خاکسار۔ حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدر آباد دکن۔

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۷۹ء کو سیّدہ نزہت آراء بنت مکرم سیّد افضل حسین صاحب مرحوم آف خانپور ملکی کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم سیّد عبدالعزیز صاحب ابن مکرم سید عبدالحمید صاحب آف خانپور ملکی ۔۔۔ ہزار روپیہ حق مہر پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مسجد مبارک میں فرمایا۔ اس خوشی کے موقعہ پر فریقین کی طرف سے مبلغ پچاس روپیہ مختلف مدات میں ادا کئے گئے۔ جزاہم اللہ خیراً

جملہ بزرگان و قارئین کرام اس رشتہ کے جانبین کے لئے باعث برکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا فرمادیں۔ خاکسار۔ عبدالرشید ضیاء مبلغ سلسلہ بھاگل پور (بہار)

اذکروا موتاکم بالخیر

آہ! ہمارے والد مکرم حاجی محمد ابراہیم صاحب کانپوری مرحوم

از مکرم محمد لطیف صاحب ڈہرا کانپور نزیل قادیان

افسوس ہمارے والد محترم حاجی محمد ابراہیم صاحب کانپوری مستقل جنیوٹ بعمر ۹۳ سال مورخہ ۱/۱ بوقت ۵½ بجے شام کلکتہ میں وفات پاکر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

والد صاحب مرحوم بوجہ پیرانہ سالی کافی عرصہ سے ضعیف اور کمزور تھے اسی دوران آخری ایام میں نمونیہ کا شدید حملہ ہوا۔ مرحوم کے پوتے عزیز ڈاکٹر شاہد احمد سلمہٗ جو نیو یارک میں رہتے ہیں مورخہ ۲۹/۱۲ کو کلکتہ پہنچ گئے۔ عزیز موصوف کی زیر نگرانی علاج ومعالجہ کے سلسلہ میں ہر ممکن تدبیر عمل میں لائی گئی مگر بوجہ ضعف وپیرانہ سالی جسم نمونیہ کے شدید حملہ کا متحمل نہ ہو سکا۔ بالآخر تقدیر الٰہی جو تقدیر مبرم تھی غالب آئی اور ہم سے ہماری دعاؤں کا یہ بیش بہا خزانہ ہمیشہ کے لئے چھن گیا ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مرحوم کا تابوت کلکتہ سے Air India کے ذریعہ امرتسر، وہاں سے بذریعہ ٹیکسی قادیان لایا گیا۔ اگلے روز مورخہ ۳/۱ کو بوقت ۱۰½ بجے صبح دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سامنے والے صحن میں درویشان کرام کی بھاری جمعیت کے ساتھ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ وامیر جماعتِ احمدیہ قادیان نے مرحوم کی نماز جنازہ ادا کی۔ والد صاحب مرحوم بفضلہ تعالیٰ چونکہ موصی تھے اس لئے آپ کی تدفین مقبرہ بہشتی میں عمل میں لائی گئی۔ ؎

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

بحیثیت والد ایک مشفق اور دعا گو وجود ہونے کے ساتھ ساتھ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ طبیعت انتہائی سادگی پسند تھی۔ دعاؤں۔ پنج وقتہ نمازوں اور تہجد ونوافل کا اس درجہ التزام کرنے والے کہ اپنی زندگی کے آخری ایام میں بھی مسلسل دو روز تک بے ہوش رہنے کے بعد جب ہوش آیا تو سب سے پہلے تیمم کر کے نماز ادا کی۔ دینی امور سے نہ صرف خود گہری دلچسپی رکھتے تھے بلکہ اپنے بچوں کو بھی ہمیشہ نمازوں۔ دعاؤں اور بار بار مرکز سلسلہ میں آنے کی تلقین فرماتے رہتے۔ عمر کا نصف حصہ لاہور میں گذارا۔ بعدہٗ بسلسلہ کاروبار کانپور منتقل ہو گئے۔ زندگی کے آخری ایام میں برادرم مسعود احمد صاحب ڈہرہ کے پاس قیام رہا۔ جہاں برادرم موصوف اور ہماری بھاوجہ محترمہ شکیلہ اختر صاحبہ بنت محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی مرحوم نے صحیح معنوں میں خدمت کا حق ادا کیا۔ فجزاہم اللّٰہ خیراً۔ اپنے پیچھے مرحوم نے چھ بیٹے اور تین بیٹیاں بطور یادگار چھوڑیں۔ جو بفضلہ تعالیٰ احمدیت کے ساتھ گہری وابستگی رکھنے والی ہیں۔ الحمدللّٰہ۔

اس موقعہ پر ہم تمام برادران وہمشیرگان۔ برادرم مکرم منیر احمد صاحب بانی اور برادرم مکرم نصیر احمد صاحب بانی کے تہہ دل سے ممنون ہیں جن کی بروقت اور مخلصانہ مساعی کے نتیجہ میں کلکتہ سے بذریعہ ہوائی جہاز قادیان کے لئے مرحوم کے تابوت کی روانگی کے انتظامات پایۂ تکمیل تک پہنچے۔ پھر درویشان کرام نے صدمہ کے اس موقعہ پر جس رنگ میں ہمارے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا اُسے بھی کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح کلکتہ پولیس نے کلیرنس سرٹیفکیٹ کی فوری اجرائی اور ایئر انڈیا کے عملہ نے تابوت کو پورے احترام کے ساتھ امرتسر تک پہنچانے میں جو خصوصی تعاون دیا اس کیلئے بھی ہم ان دونوں محکموں کے مشکور ہیں۔ فجزاہم اللّٰہ احسن الجزاء۔

آخر میں جماعت کے تمام بزرگان واحباب کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے والد صاحب مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے اُنہیں جنت النعیم میں اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور ہم تمام غمزدہ پسماندگان کو اس صدمہ کو صبر وتحمل کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواستِ دعا

خاکسار اور خاکسار کی بہنیں امسال بی۔ اے کے امتحانات میں شریک ہوئے ہیں۔ احباب جماعت ہم سب کی نمایاں کامیابی اور دینی ودنیوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار۔ میر عبدالرشید یاری پورہ (کشمیر)

درخواستہائے دعا

۱۔ محترمہ زاہدہ بانو بیگم صاحبہ مقیم یاقوت پورہ حیدر آباد نے اپنے بیٹے مکرم بشیر الدین صاحب اور اُن کے اہل وعیال جو لندن میں طویل عرصہ سے مقیم تھے کی بخیریت آمد اور جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کرنے کی خوشی میں شکرانہ فنڈ میں مبلغ ۱۰/- روپے صدقہ فنڈ ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ۱۰/- روپے ادا کرتے ہوئے احباب جماعت کی خدمت میں اُن کی بخیریت واپسی لندن اور ان کے کاروبار میں خیر وبرکت اور سب کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

خاکسار۔ محمود احمد عارف ناظر بیت المال آمد قادیان۔

۲۔ میری چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ قانتہ بیگم سلمہا کی ناک میں تکلیف ہونے کی وجہ سے آپریشن کیا گیا تھا۔ جو کامیاب نہیں ہو سکا ہے۔ ڈاکٹروں کا مشورہ ہے کہ دوبارہ آپریشن کیا جائے۔ فی الحال علاج جاری ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے دوا سے ہی فائدہ دیدے اور آپریشن نہ کرانا پڑے۔ اسی طرح میری اہلیہ اور بڑے لڑکے کو GLAND T[illegible]R کی شکایت ہے۔ بہت سے ڈاکٹروں کا علاج کرایا گیا مگر ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دیدیا ہے۔ اسی طرح میرے بچے عزیزم کرشن احمد، گوتم احمد اور نانک احمد امتحان دے رہے ہیں اُن کی کامیابی اور دینی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر میں مبلغ ۳۰/- روپے ادا کر رہا ہوں۔ خاکسار۔ محمد یونس احمدی بھدرک (اُڑیسہ)

۳۔ مکرم محمد عبداللّٰہ صاحب میر احمدی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ شورت[?] کشمیر کے بیٹے عزیزم محمد ظفر اللّٰہ صاحب میر کو اللّٰہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کے طفیل امسال ایم اے میں فسٹ ڈویژن کے ساتھ نمایاں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ الحمدللّٰہ موصوف مختلف مدات میں مبلغ ۷۵/- روپے ارسال کرتے ہوئے جملہ بزرگان واحباب جماعت کی خدمت میں عزیز مذکور کے مستقبل کے روشن ہونے اور خدمتِ دین کی کماحقہٗ توفیق پانے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔

۴۔ مکرم سید وثیق الدین احمد صاحب بھوبنیشور (اُڑیسہ) اپنے والد کی ٹی بی کے مہلک مرض سے کامل صحت وشفایابی اور اپنی جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے بزرگان واحباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر بدر)

۵۔ مکرم بی ایم۔ بشیر احمد صاحب احمدی بنگلور جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی دلی خواہش اور مکمل تیاری کے باوجود عین آخری مرحلہ پر طبیعت کے اچانک ناساز ہو جانے کے باعث اپنے ارادہ کو عملی جامہ نہیں پہنا سکے۔ اب بفضلہ تعالیٰ موصوف کی طبیعت کافی حد تک سازگار ہو چکی ہے۔ موصوف جملہ بزرگان واحباب جماعت سے اپنی کامل صحت یابی اور اپنے اہل وعیال کی دینی ودنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۶۔ محترمہ ثروت جبیں صاحبہ بنت مکرم صاحبزادہ خاں صاحب مرحوم (کانپور) مختلف مدات میں مبلغ ۳۵/- روپے ارسال کرتے ہوئے دعا کی درخواست کرتی ہیں کہ اُن کے بھائی مکرم ظفر عالم خاں صاحب احمدی اور والدہ فریضہ حج کی بجا آوری اور زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے عازم سفر ہوئے تھے مگر حرم مقدس میں جو ناخوشگوار واقعہ رونما ہوا اس کے بعد سے ان دونوں کی خیریت کی کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔ اللّٰہ تعالیٰ سفر وحضر میں ان کا حافظ وناصر ہو اور جملہ مناسک کی بجا آوری کی توفیق دینے کے بعد بخیر وخوبی واپس لائے۔ آمین نیز موصوفہ اپنے چھوٹے بہنوئی مکرم نعیم احمد صاحب کے جبڑے کے آپریشن کی کامیابی اور کامل صحت وشفایابی کے لئے بھی جملہ بزرگان واحباب کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

۷۔ مکرم عبدالعزیز صاحب صدر جماعت احمدیہ گوری دیوی پیٹھ (آندھرا) مبلغ دس روپے اعانت بدر میں بھجواتے ہوئے تمام بزرگان واحباب کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے ان کے علاقہ میں احمدیت کو فروغ عطا فرمائے تاکہ رشتہ ناطہ اور مختلف النوع دوسری درپیش مشکلات کا ازالہ ہو سکے نیز ان کی بھتیجی عزیزہ خوشیہ بیگم سلمہا کے لئے موزوں اور مناسب رشتہ دستیاب ہونے کیلئے آسانیاں پیدا فرمائے۔ آمین۔ ایڈیٹر بدر۔

۸۔ میری بیٹی عزیزہ سلیمہ شہناز سلمہا اپنے شوہر عزیزم احمد یداللّٰہ جونیر صاحب کے ہمراہ مورخہ ۱۶/۱ کو قادیان سے لندن کے لئے روانہ ہو رہی ہیں۔ تمام احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ جدائی کے اس موقعہ پر ہم سب کو صبر وسکون عطا کرے اور بچی کو دینی ودنیوی نعمتوں سے سرفراز کرتے ہوئے خدمتِ دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے آمین۔

خاکسار۔ منظور احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج ✦ نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

قسط نمبر ۳

حضرت عیسیٰ نے کشمیر میں وفات پائی

مصنفہ: اے ۔ فیبر قیصر

تلخیص و ترجمہ: از مکرم پروفیسر مُنیر احمد صاحب سوز ایم اے ناظر تعلیم قادیان

حضرت عیسیٰ کا پہلا سفر ہندوستان

نکولائی ناٹوویچ نے عیسیٰ کی دستاویز کے باب چہارم کے بند پانچ سے حضرت عیسیٰ کے ہندوستان کے ابتدائی سفر کی جو سوانح مندرجہ ذیل عبارات میں پیش کی ہے وہ انتہائی دلچسپ ہے

"..... اس کے معاً بعد اسرائیل کے ملک میں ایک حسین بچہ پیدا ہوا۔ خدا نے اس کے ذریعہ کلام فرمایا کہ روح ہی بزرگ و برتر ہے۔ اور یہ یاد رکھو [illegible] ہیں۔

اس بچہ کے غریب و نادار والدین ایسے خاندان سے تعلق رکھتے تھے جو دینی پاکیزگی و طہارت میں ممتاز تھا اور جو اپنی ماضی کی شان و شوکت کو فراموش کر چکا تھا۔ تاہم اپنے خالق و مالک کی حمد و ثنا کرتا تھا اور اپنے [illegible] پر صابر و شاکر تھا۔

چنانچہ خدا نے بزرگ و برتر نے صداقت کی راہوں پر ثابت قدم رہنے کے عوض اس خاندان کو ایسے پہلوٹھے بچے سے نوازا جو دنیا کو ترغیب دلائے اور دکھوں سے نجات دلانے والا تھا۔

اس مقدس بچہ نے طفولیت میں ہی خدائے واحد و لاشریک کی تبلیغ کی اور عوام کو توبہ و طہارت کی تلقین فرمائی۔ لوگ ہر جگہ سے اس کے کلام کو سننے آتے اور اس کے معصوم ہونٹوں سے معجزانہ کلام سن کر متعجب ہوتے اور وثوق سے کہتے کہ اس بچہ میں روح القدس جلوہ فرما ہے۔

[illegible] کی [illegible] چودہ [illegible] جب [illegible] کے [illegible] شادی کے قابل [illegible] کا غریبانہ [illegible] اور [illegible]

[illegible] حضرت عیسیٰ اپنے والدین [illegible] ہو گئے اور [illegible] گردوں کے

ایک قافلہ کے ہمراہ ہو گئے۔ جہاں بدھوں کے عظیم المرتبت قوانین کا مطالعہ اور اپنی خداداد بصیرت کو جلاء دینا چاہتے تھے۔"

اس جگہ پر منظوم دستاویز کے باب چہارم کا اختتام ہوتا ہے اور جیسا کہ میں نے دیباچہ میں تحریر کیا ہے کہ عیسیٰ 'جیسس' کے مترادف ہے۔ لہٰذا نکولائی ناٹوویچ نے اس دستاویز کو جس طرح نقل کیا ہے اس کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے میں اب جہاں لفظ 'جیسس' تحریر کروں گا وہاں دستاویز کے بموجب عیسیٰ ہی مراد ہوگا۔

یہ دستاویز حضرت عیسیٰ کی سوانح حیات بیان کرتے ہوئے آئندہ اس طرح جاری رہتی ہے کہ انہوں نے چودہ سال کی عمر میں سندھ کا سفر کیا اور خدا تعالیٰ کی منتخب کردہ [illegible] فروکش ہوئے اور سندھ میں شمالی علاقہ میں جلد ہی شہرت پا گئے۔ پھر جب انہوں نے پانچ دریاؤں کی سرزمین "پنجاب" کو قطع کیا تو جینیوں نے ان سے التجا کی کہ وہ ان کے درمیان قیام فرمائیں لیکن وہ ان کے پاس نہ ٹھہرے بلکہ اپنا سفر جاری رکھا اور جگن ناتھ (اڑیسہ) پہنچے جہاں برہما کے پجاریوں سے ملے اور انہوں نے ان کو وید کا پڑھنا اور سمجھنا سکھایا۔ پجاریوں نے ان کو علمِ اصلاح [illegible] انسانی اجسام سے بد روحوں کو نکالنے [illegible] عوام الناس کو وید مقدس کی تعبیر و تشریح بتانے کی بھی تعلیم دی۔ حضرت عیسیٰ چھ برس جگن ناتھ، راج گیر اور بنارس کے شہروں میں مقیم رہے اور ویش اور شودروں کو آرام و سکون سے وید مقدس پڑھاتے رہے۔

لیکن جب انہوں نے انسانی مساوات کی تعلیم دی تو برہمن بھڑک اٹھے۔ جن کے عقیدہ کے بموجب شودر غلامی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور ان کو اب صرف موت ہی اس صورت حال سے نجات دلا سکتی ہے۔ برہمنوں نے ان کو تاکید کی کہ وہ شودروں کی محبت ترک کر دیں اور برہمنوں کا مذہب اور عقیدہ اختیار کر لیں، لیکن انہوں نے اُن کا ساتھ نہ چھوڑا بلکہ وہ برہمنوں اور کشتریوں کے خلاف ان کو انسانی مساوات، قادر مطلق خدا کی توحید و تفرید اور شرک و بت پرستی کی تغلیط و تردید کی تعلیم دیتے رہے۔ انہوں نے انسانی حقوق کے استحصال اور پامالی کی سنجیدگی سے مذمت کی اور بتایا کہ خدا کی نظر میں تمام انسان برابر ہیں...... الغرض ان کی اس روش پر برہمنوں نے ان سے شدید نفرت کا مظاہرہ کیا اور ان کو پکڑ کر مار دینا چاہا، لیکن شودروں نے ان کو اس امر سے بروقت آگاہ کر دیا اور وہ راتوں رات ہی جگن ناتھ سے فرار ہو کر پہاڑی علاقہ میں پہنچے اور وہاں گوتم بدھ کے توحید پرست پیروؤں کے درمیان بود و باش اختیار کی۔

یہاں انہوں نے پالی زبان میں مہارت حاصل کی اور خود کو سوتروں کے مقدس کتب [illegible] کے مطالعہ کے لئے وقف کر دیا چنانچہ چھ سال کے عرصہ میں ہی وہ ان کی تشریحات پر قادر ہو گئے

اس کے بعد نیپال اور ہمالیہ کے علاقہ سے روانہ ہو کر وہ راجپوتانہ کی وادی میں داخل ہوئے اور خدائے واحد و یگانہ کی تبلیغ و اشاعت اور غلامی و بت پرستی کی مذمت کرتے ہوئے مغرب کی جانب سفر پیما رہے۔ جب وہ ایران پہنچے تو برہمنوں اور پجاریوں نے لوگوں کو ان کا کلام سننے سے منع کر دیا۔ لیکن جیسا کہ لوگ ان اجانب کی طرف مائل ہو جاتے تھے تو پھر پجاری حضرت عیسیٰ کو ان کے روبرو لائے اور انہوں نے [illegible] سے طویل مذاکرات کئے حضرت عیسیٰ نے ان کو ان دیوتاؤں کے عقیدہ کو ترک کرنے کی تلقین کی انہوں نے بتایا کہ سورج تو خدا کی مخلوق اور آلہ کار ہے نیز خدائے شر کا کوئی وجود نہیں خدائے برتر خیر ہی خیر ہے۔ پجاریوں نے اُن کی گفتگو سنی اور طے کیا کہ ان سے کوئی تعرض نہ کریں گے، لیکن جب رات ہوئی اور لوگ سو گئے تو ان کو گرفتار کر کے اس امید پر شہر کی چہار دیواری کے باہر چھوڑ آئے کہ وہ درندوں کا لقمہ بن جائیں مگر انہوں نے اپنا آئندہ سفر جاری رکھا اور وہ بالآخر تمام ۲۹ سال کی عمر میں ارض اسرائیل پہنچ گئے۔

ناٹوویچ کی پیش کردہ دستاویز کا اس کا بعد کا بیان بائیبل کے اس بیان سے بڑی حد تک مطابقت رکھتا ہے جو حضرت عیسیٰ کے منصب اور مشن سے متعلق ہے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ کے عنفوانِ شباب سے متعلق تبتی دستاویز کی اپنی تصدیق، ہمارے اپنے مطالعہ کی تائید اور مقامی تاریخ و روایات اس امر کی ترغیب دیتی ہیں کہ ہم اس مفروضہ پر سنجیدگی سے غور کریں کہ حضرت عیسیٰ نے ہمالیہ کے دامن میں زندگی گذاری اور وہیں وفات بھی پائی

آئندہ صفحات میں حضرت عیسیٰ کے صلیب کے عذاب و عتاب سے زندہ بچ نکلنے اور زخموں کے مندمل ہو جانے کے بعد کشمیر کے سفر پر روانہ ہونے کے امکان اور مفروضہ کے بارہ میں غور و فکر اور شہادتیں پیش کی جائیں گی۔ ہم یہ بھی ملاحظہ کریں گے کہ تاریخ اور بائیبل کے دلائل کے مطابق اسرائیل کے گمشدہ قبائل کشمیر میں سکونت پذیر تھے۔ اور حضرت عیسیٰ کی بعثت کا آخری مقصد اور مقصود وہی تھے۔

احمدیت کی پکار

دینِ حق اپناؤ، یہ ہے احمدیت کی پکار
لذتِ ایمان پاؤ، یہ ہے احمدیت کی پکار
آنکھیں کھولو، ظلمتِ شب کی ادائیں ماند ہیں
نور کو پھیلاؤ، یہ ہے احمدیت کی پکار
احمدِ مرسل کے عالم گیر پرچم کے تلے
جمع سب ہو جاؤ، یہ ہے احمدیت کی پکار
دیکھ لو موعود مہدی کی مسیح کی اک جھلک
راستی پر آؤ، یہ ہے احمدیت کی پکار
رات کی پرچھائیں بوسہ لے رہی ہے نور کا
صبح کے گن گاؤ، یہ ہے احمدیت کی پکار
کیا گلۂ قسمت کا اب، اے ہم نشیں اپنی جبیں
چاند سی چمکاؤ، یہ ہے احمدیت کی پکار
صف شکن ہو کر چلو دشمن کے لشکر روند دو
کچھ لہو گرماؤ، یہ ہے احمدیت کی پکار
گونجتی ہے اب زمیں کے ہر کنارے پر اذاں
سن کے سب آ جاؤ، یہ ہے احمدیت کی پکار
تاجدارِ انبیاءؐ کے پرچمِ توحید کو
ہر جگہ لہراؤ، یہ ہے احمدیت کی پکار
ہے خلافت خیمہ زن، اس کی اماں میں آ کے تم
چرخ پر چھا جاؤ، یہ ہے احمدیت کی پکار
دین کی باتیں بھی ناظرؔ شعریت آموز ہیں
سمجھو اور سمجھاؤ، یہ ہے احمدیت کی پکار

(غلام نبی ناظرؔ بارہ پورہ کشمیر)

مختلف مقامات پر لجنہ و ناصرات کے سالانہ اجتماعات

لجنہ اماء اللہ مدراس | خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدیہ مشن ہاؤس مدراس کی تعمیر کے بعد یہاں لجنہ اماء اللہ میں خاص بیداری پیدا ہوئی ہے۔ جمعۃ المبارک میں اور دیگر تمام تقریبات اور تبلیغی اور تربیتی جلسوں میں مستورات کثیر تعداد میں شرکت کرتی ہیں۔

محترمہ حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت کے ارشاد کے مطابق مورخہ ۲۔ دسمبر ۱۹۷۹ء بروز اتوار لجنہ اماء اللہ مدراس کا دوسرا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔

یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ لجنہ اماء اللہ کا پہلا سالانہ اجتماع دار التبلیغ مدراس کے افتتاح کے دن محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت کی زیر صدارت ۳۔ نومبر ۱۹۷۸ء کو منعقد ہوا تھا۔

اس سال کے اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے لجنہ اور ناصرات کی ممبرات نے نہایت جوش و خروش سے حصہ لیا۔ دار التبلیغ کو رنگ برنگی خوبصورت جھنڈیوں سے خوب سجایا گیا۔ اس کام میں عزیزہ فریدہ، حمیدہ مبارکہ اور وحیدہ وغیرہ ممبرات نے خوب تعاون کیا۔ لاؤڈ اسپیکر کا بھی معقول انتظام تھا۔

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مدراس ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا اور فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔ ان کی غیر موجودگی میں یہ اجتماع محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نائب صدر کی زیر صدارت خاکسار سعیدہ بیگم سکریٹری لجنہ اماء اللہ کی معاونت میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے ساتھ شروع ہوا۔

سب سے پہلے محترمہ شاہدہ پروین صاحبہ نے اپنا مضمون پڑھ کر سنایا۔ جس میں سالانہ اجتماع کی غرض و غایت بیان کی۔ اس ضمن میں آپ نے لجنہ اماء اللہ کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے بعض اہم ارشادات سنائے۔

دوسری تقریر محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ نے احمدی مستورات کی ذمہ داریوں کے عنوان پر کی۔ پھر عزیزہ فریدہ بیگم نے قبولیت دعا کے عنوان پر اچھے پیرایہ میں تقریر کی۔ اس کے بعد صادقہ اسد اللہ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک نہایت ایمان افروز خطبہ جمعہ پڑھ کر سنایا۔ پھر محترمہ مبارکہ صاحبہ نے عورتوں کے متعلق اسلامی تعلیم پر روشنی ڈالی۔ آخر میں عزیزہ رشیدہ بیگم نے "THE VOICE OF AHMADIYYAT" کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نائب صدر مدراس نے اپنی صدارتی تقریر میں لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالتے ہوئے اتفاق و اتحاد، محبت اور سچائی سے کام کرنے کی تلقین کی۔ آپ نے اجتماع کی کامیابی پر سب کا شکریہ ادا کیا۔

آخر میں محترمہ حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے آمدہ ضروری خطوط پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد ناصرات الاحمدیہ کی ممبرات میں انعامات تقسیم کیے گئے۔

تلاوت، نظم اور تقریری مقابلے | تلاوت قرآن مجید میں اوّل محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ دوم خاکسار سعیدہ بیگم آئی۔ نظم کے مقابلے میں خاکسار اوّل اور شکیلہ بیگم دوم آئیں۔

تقریری مقابلے میں اوّل شاہدہ بیگم صاحبہ اور دوم رشیدہ بیگم صاحبہ آئیں۔

پرچہ دینی معلومات و ذہانت | اجتماع سے چند دن قبل مرکز کی طرف سے آئے ہوئے دینی معلومات اور ذہانت کے پرچوں کا امتحان لیا گیا۔ عزیزہ مجیدہ بیگم اوّل عزیزہ فریدہ بیگم دوم اور عزیزہ رشیدہ بیگم سوم آئیں۔

تقسیم انعامات کے بعد لمبی اجتماعی دعا ہوئی اور نہایت خیر و خوبی سے اجتماع کی کارروائی انجام پذیر ہوئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ مدراس کو ہر جہت سے ترقی عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار سعیدہ بیگم سکریٹری لجنہ اماء اللہ مدراس۔

ناصرات الاحمدیہ مدراس | اللہ تعالیٰ کے فضل سے ناصرات الاحمدیہ مدراس کا تیسرا سالانہ اجتماع مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۷۹ء کو امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ کی زیر صدارت خاکسار صادقہ اسد اللہ سکریٹری ناصرات کے تعاون سے مشن ہاؤس میں منعقد ہوا۔

اس اجتماع میں تلاوت قرآن مجید، نظم اور تقریر کے مقابلہ جات ہوئے۔ ججز کے فرائض محترمہ شاہدہ پروین صاحبہ اور محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ نے سرانجام دیئے۔

گروپ اوّل | تلاوت قرآن مجید کے مقابلہ میں امۃ الوحید عمر اوّل آئی۔ نظم کے مقابلہ میں تین بچیوں نے حصہ لیا۔ ان میں امۃ الوحید اوّل اور مریم صدیقہ عزیز دوم آئیں۔

تقریری مقابلہ میں چھ بچیوں نے حصہ لیا۔ اور طاہرہ حسن اوّل، رشیدہ عمر دوم اور مریم صدیقہ سوم آئیں۔

گروپ دوم | تلاوت قرآن مجید میں رضیہ شاہد الحمید اور نظم خوانی میں حلیمہ بشریٰ عمر اوّل آئیں

گروپ سوم | تلاوت قرآن مجید میں سلطانہ اوّل آئی۔ تقریری مقابلہ میں تین بچیوں نے حصہ لیا۔ ان میں اوّل دردانہ نجیبہ عمر دوم اور سوم سلطانہ آئیں

امتحان دینی معلومات و ذہانت | اجتماع سے قبل دینی معلومات اور ذہانت کے پرچہ میں آٹھ بچیوں نے حصہ لیا۔ ان میں رشید عمر اوّل نجیبہ عمر دوم اور طاہرہ حسن اور حلیمہ عمر سوم آئیں۔

اجتماع کے اختتام پر اوّل، دوم سوم آنے والی بچیوں کو انعامات دیئے گئے۔ اجتماعی دعا کے بعد اجتماع ختم ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری بچیوں کو دینی و دنیوی ترقیات عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار صادقہ اسد سکریٹری ناصرات الاحمدیہ مدراس

لجنہ اماء اللہ شموگہ | خدا تعالیٰ کا شکر و احسان ہے جس نے ہمیں دوسرا سالانہ اجتماع منانے کی توفیق دی۔ ہمارا یہ اجتماع مورخہ ۲۲ نومبر بروز جمعرات محترم نور اللہ شریف صاحب کے مکان پر منایا گیا۔ جس میں لائحہ عمل ۱۹۷۹ء کے مطابق تلاوت قرآن مجید، نظم اور تقریری مقابلہ جات رکھے گئے۔

پرچہ دینی معلومات | اس پروگرام میں سات بہنوں نے حصہ لیا۔ اور سب بہنوں نے پورے پورے نمبر حاصل کئے

پرچہ ذہانت | یہ پرچہ بھی بڑا دلچسپ رہا۔ اس میں بھی سات بہنوں نے حصہ لیا۔ اور سبھوں نے اچھے رنگ میں پرچہ حل کیا

مقابلہ قرآن کریم | اس مقابلے میں سات ممبرات نے حصہ لیا۔ یہ پروگرام بھی محترمہ حفظ النسا صاحبہ کی زیر صدارت ہوا۔ اور ججز کے فرائض محترمہ طاہر النساء صاحبہ، محترمہ میمونہ بیگم صاحبہ، محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ نائب صدر لجنہ شموگہ نے ادا کیئے۔ ججز کے فیصلہ کے مطابق مندرجہ ذیل بہنوں نے پوزیشن حاصل کی۔

اوّل:- محترمہ ساجدہ بیگم صاحبہ، امۃ الرحیم صاحبہ، صبیحہ بیگم صاحبہ، خورشید بیگم صاحبہ

دوم:- محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ، فضل النساء صاحبہ امۃ الرشید صاحبہ۔

نظم خوانی:- اس مقابلہ میں بھی سات ممبرات نے حصہ لیا، محترمہ ساجدہ بیگم، محترمہ صبیحہ بیگم محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ، محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اوّل رہیں اور فضل النسا صاحبہ و امۃ الرشید صاحبہ دوئم آئیں اور امۃ الرفیق صاحبہ سوئم رہیں۔

تقریری مقابلہ | اس مقابلہ میں چھ ممبرات نے حصہ لیا۔ اوّل محترمہ ساجدہ بیگم صاحبہ، امۃ الرحیم صاحبہ، امۃ الرفیق صاحبہ اور خورشید بیگم صاحبہ دوئم۔ فضل النساء صاحبہ و امۃ الرشید صاحبہ۔

آخر میں محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ شموگہ نے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے بہنوں کو چند نصائح کرتے ہوئے سالانہ اجتماع کے کامیابی سے ختم ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ، صدر لجنہ قادیان کے پیغامات پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی اور تمام بہنوں کا جنہوں نے صدارت کی اور ججز کے فرائض سر انجام دیئے شکریہ ادا کیا۔ خاکسار خورشید بیگم سکریٹری لجنہ شموگہ

ہفتۂ مال — مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

سال نو کے آغاز پر اپنی نیک خواہشات اور دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے میں جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ حضرت اقدس المصلح الموعودؓ کے منشاء مبارک کی تعمیل میں ایک نئے جوش و ولولہ کے ساتھ میدان عمل میں اُتریں اور مجالس خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل کے مطابق یکم فروری تا ۷۔ فروری بمطابق یکم تبلیغ تا ۷۔ تبلیغ "ہفتۂ مال" منائیں۔ جس میں مندرجہ ذیل امور کی جانب خصوصی توجہ دی جائے۔

۱۔ تربیتی اجلاسات کے ذریعہ خدام کو ان کی دیگر ذمہ داریوں کے علاوہ مالی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی جائے۔

۲۔ سست رو خدام کو مناسب رنگ میں سمجھانے کے لئے عہدیداران مجلس وفد کی صورت میں ان کے گھروں پر جائیں۔

۳۔ "مجلس" اور "اجتماع" کے چندوں میں بقایا دار خدام سے وصولی کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔

۴۔ بعد تشخیص بجٹ مرکز میں بھجوائے جائیں

۵۔ اس دوران تجنید کے کام کی طرف بھی خاص طور سے توجہ دی جائے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مجالس کو اپنی اہم ذمہ داریوں سے بہتر رنگ میں عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل فاضل انسپکٹر بیت المال

برائے شمالی ہند

جملہ احباب و عہدیدارانِ جماعت ہائے احمدیہ اُتر پردیش - بہار - اُڑیسہ - بنگال - کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل انسپکٹر بیت المال ان علاقوں کا دورہ کریں گے۔ اُتر پردیش کی جماعتوں کی حد تک مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب ایم۔اے نائب ناظر بیت المال آمد اُن کے ہمراہ رہیں گے۔ بقیہ پروگرام انسپکٹر صاحب موصوف مکمل کریں گے۔

جملہ احباب و عہدیدارانِ جماعت اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ حسب سابق اُن کے ساتھ کماحقہٗ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

نام جماعت	تاریخ پہنچ	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ پہنچ	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۱ ۲/۸۰	خانپور ملکی۔	۱۲ ۳/۸۰	۱	۱۳ ۳/۸۰
تلاکور - کرنال	۱ ۲/۸۰	۲	۳ ۲/۸۰	مونگھیر	۱۳	۱	۱۴
بجوپورہ	۴	۱	۵	بھاگلپور	۱۵	۱	۱۶
انبیٹہ	۵	۱	۶	رانچی - سملیہ۔	۱۷	۲	۱۹
میرٹھ	۶	۱	۷	موسی بنی مائنز۔ جھوجھنڈا	۱۹	۴	۲۳
دہلی	۷	۱	۸	راورکیلہ	۲۳	۲	۲۵
امروہہ	۸	۱	۹	جمشید پور	۲۵	۲	۲۷
سردار نگر	۹	۱	۱۰	جھاڑسوگھڑہ	۲۷	۱	۲۸
بریلی	۱۰	۱	۱۱	لبسنہ - پردہ	۲۸	۲	۳۰
شاہجہانپور - کٹھیا	۱۱	۲	۱۳	کٹک	۳۰	۱	۳۱
لکھنؤ	۱۳	۱	۱۴	کوٹ پٹہ	۱ ۴/۸۰	۱	۲ ۴/۸۰
گونڈہ	۱۴	۱	۱۵	پنکال	۲	۲	۴
فیض آباد	۱۵	۱	۱۶	کرڈاپلی	۴	۲	۶
کانپور	۱۶	۲	۱۸	ارکھ پٹنہ	۶	۱	۷
بھوا - دھن سنگھ پور۔	۱۸	۲	۲۰	تالبر کوٹ	۷	۱	۸
مکرا - مودھا	۲۰	۱	۲۱	چودھوار	۸	۱	۹
راٹھ	۲۱	۲	۲۳	سونگھڑہ	۹	۲	۱۱
چرگاؤں - جھانسی	۲۳	۱	۲۴	کیندرا پاڑا	۱۱	۲	۱۳
ننگر گھنو	۲۵	۱	۲۶	پارادیپ - مدھوبن	۱۳	۱	۱۴
مین پوری - بھوگاؤں۔	۲۶	۱	۲۷	سرنو - نیاگاؤں	۱۴	۱	۱۵
صالح نگر	۲۷	۱	۲۸	بھبنیشور	۱۵	۱	۱۶
ساندھن	۲۸	۱	۲۹	وشاکھاپٹنم	۱۷	۱	۱۸
بنارس	۱ ۳/۸۰	۱	۲ ۳/۸۰	برہم پور	۱۸	۱	۱۹
مکرم محمد اکبر صاحب واپس بنارس سے قادیان۔				مانکاگوڑہ - نیاگڑھ	۱۹	۲	۲۱
گیا	۲ ۳/۸۰	۱	۳ ۳/۸۰	زنگاؤں	۲۱	۱	۲۲
آرہ	۳	۱	۴	خوردہ کیرنگ	۲۲	۶	۲۸
اردل	۴	۱	۵	کٹک	۲۸	۲	۳۰
پٹنہ	۵	۱	۶	تاراکورٹ	۳۰ ۴/۸۰	۱	۱ ۵/۸۰
بھیرت پور - سیوان	۶	۱	۷	بھدرک	۱ ۵/۸۰	۲	۳ ۵/۸۰
مظفر پور۔	۷	۱	۸	سورو	۳	۱	۴
پکوڑ	۸	۱	۹	کھڑک پور۔	۴	۱	۵
بھاگلپور - برہ پورہ	۹	۲	۱۱	کلکتہ و مضافات	۵	۱۰	۱۵
بلاری	۱۱	۱	۱۲	قادیان	۱۷ ۵/۸۰	-	-

درخواست دعا: مکرم جمیل احمد صاحب آف ملتان ایک لمبے عرصہ سے ریڑھ کی ہڈی میں درد کے باعث بیمار چلے آرہے ہیں بسا اوقات تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ احباب کرام دُعا فرماویں اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ عطا فرمائے نیز اچھے اور بہتر ذرائع روزگار مہیا فرمائے آمین۔ (خاکسار محمد کریم الدین شاہد قادیان)

چندہ جات کی وصولی اور مبلغین سلسلہ احمدیہ

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادِ گرامی کی روشنی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان نے یہ فیصلہ فرمایا ہوا ہے کہ آئندہ کے لئے چندہ جات کی وصولی کی نگرانی کرنا بھی مبلغین کے فرائض میں داخل ہوگا۔ اِس فیصلہ کی اطلاع جملہ مبلغین کو نظارت ہذا کی طرف سے دی جاچکی ہے۔ اب بطور یاددہانی پھر تحریر کیا جاتا ہے کہ مبلغین چندہ جات کی وصولی کے سلسلہ میں سیکرٹریانِ مال کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ اور احبابِ جماعت کو مرکز کی مالی مشکلات کا احساس کروا کر سو فیصد چندوں کی ادائیگی کے لئے توجہ دلاتے رہیں۔ اِسی طرح سیکرٹریانِ مال سے بھی توقع اور اُمید کی جاتی ہے کہ وہ بھی اپنے اپنے حلقہ کے مبلغ کا تعاون حاصل کرتے ہوئے اپنے فرائض کو بہتر طور پر ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

وِلادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم احمد مرتضیٰ خان صاحب ابن مکرم محمد ابراہیم خان صاحب آف نیو اسٹرڈم گیانا (جنوبی امریکہ) کو مورخہ ۲ر اکتوبر ۱۹۷۹ء مطابق ۱۰ ذی قعد ۱۳۹۹ھ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام "فیصل" تجویز کیا گیا ہے۔ احبابِ جماعت و درویشانِ کرام دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک و خادمِ دین بناتے ہوئے والدین کے لئے قرۃ العین ثابت کرے۔ آمین۔

مکرم ابراہیم خان صاحب نے اس خوشی میں درویش فنڈ میں مبلغ 19.50 $ کی رقم بھجوائی ہے۔ فجزاہ اللہ خیرًا۔

خاکسار: محمد اسلم قریشی جارج ٹاؤن۔ مبلغ گیانا (جنوبی امریکہ)

درخواستِ دُعا: مکرم ڈاکٹر انوار الحق صاحب پرنسپل کالج آف ایجوکیشن بھبنیشور (اُڑیسہ) اپنی اقتصادی مشکلات کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات کے حصول کے لئے تمام بزرگان و احبابِ جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر بدر)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.
وِیرائٹی
چپل پروڈکٹس
پائیدار بہترین ڈیزائن پلیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار۔ کانپور (یو۔پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور مبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
آٹو ونگس
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY
MADRAS — 600004.
PHONE No. 76360

دورانِ سال جلسے و یومِ تبلیغ منانے کا پروگرام

(برائے سال ۱۳۵۹ہش ۱۹۸۰ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کے زیرِ اہتمام بھارت کی جملہ جماعتیں ہر سال جلسے و یومِ تبلیغ منایا کرتی ہیں۔ امسال یعنی ۱۳۵۹ہش (۱۹۸۰ء) کے جلسوں اور یومِ تبلیغ کے پروگرام مندرجہ ذیل تاریخوں کے مطابق منائے جائیں۔

اس سلسلہ میں صدر صاحبان، مبلغینِ کرام و عہدیداران سے درخواست کی جاتی ہے کہ ان تاریخوں کے مطابق اپنے حلقے کی جماعتوں میں تبلیغی و تربیتی جلسے منعقد کرکے اور یومِ تبلیغ مناکر ان کی رپورٹیں نظارت ہذا کو بھجوائیں۔

امید ہے کہ صدر صاحبان و مبلغینِ کرام اس پروگرام اور تاریخوں کے مطابق جلسے اور یومِ تبلیغ منانے کیلئے پوری توجہ اور جد و جہد سے کام لیں گے۔ البتہ جماعتیں اپنی سہولت کے پیشِ نظر جلسوں کے انعقاد کی تاریخوں میں ردّ و بدل کرنے کی مجاز ہیں۔

۱۔ یومِ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم (بروز جمعرات) ۳۱؍صلح ۱۳۵۹ہش بمطابق ۳۱؍جنوری ۱۹۸۰ء

۲۔ یومِ مصلح موعودؓ۔ (بروز بدھ) ۲۰؍تبلیغ ۱۳۵۹ہش 〃 ۲۰؍فروری ۱۹۸۰ء

۳۔ یومِ مسیح موعودؑ۔ (بروز اتوار) ۲۳؍امان ۱۳۵۹ہش 〃 ۲۳؍مارچ ۱۹۸۰ء

۴۔ یومِ خلافت ۲۷؍ہجرت ۱۳۵۹ہش مطابق ۲۷؍مئی ۱۹۸۰ء بروز منگل۔

۵۔ ہفتہ قرآن مجید: ۴ تا ۱۰؍وفا (جولائی) سنہ ۱۳۵۹ہش / ۱۹۸۰ء بروز بدھ تا منگل۔

۶۔ یومِ پیشوایانِ مذاہب: ۲۲؍اخاء ۱۳۵۹ہش مطابق ۲۲؍اکتوبر ۱۹۸۰ء بروز سوموار۔

۷۔ یومِ تبلیغ: سال میں دو مرتبہ ماہ احسان و اخاء ۱۳۵۹ہش بمطابق ماہ جون و اکتوبر ۱۹۸۰ء۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ضروری اعلان

قائدینِ کرام فوری طور پر درج ذیل امور کی طرف توجہ فرمائیں:۔

الف: جہاں پر ۸۱-۱۹۷۹ء کے لئے اب تک انتخاب عمل میں نہیں آیا ہے جلد از جلد انتخاب کرواکر بغرضِ منظوری دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو بھجوائیں۔

ب: ماہانہ کارگزاری رپورٹ بابت ماہ دسمبر ۷۹ء جلد از جلد جنوری ۱۹۸۰ء کے مہینہ کے اندر دفتر مرکزیہ کو بھجوانے کی طرف توجہ فرمائیں۔

ج: تشخیص بجٹ بابت سال ۸۰-۱۹۷۹ء جلد از جلد بھجوائیں۔

د: اکثر مجالس کو لائحہ عمل بابت سال ۸۰-۱۹۷۹ء بھجوایا جاچکا ہے۔ جن مجالس تک اب تک لائحہ عمل نہ پہنچا ہو جلد از جلد مطلع فرمائیں تا انہیں بھجوایا جاسکے۔ یاد رہے کہ بغیر لائحہ عمل کے کام کو صحیح طور پر جاری رکھنا ممکن نہیں۔

ھ: خدام و اطفال سے متعلق ضروری فارم مجالس کو بھجوائے جاتے ہیں۔ جن جن مجالس میں متعلقہ فارم ختم ہو گئے ہوں فوراً مطلع فرمائیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

ضمیمہ نتیجہ دینی نصاب برائے سال ۱۹۷۹ء

جماعت احمدیہ سونگھڑہ کے مندرجہ ذیل دو دوست امتحان دینی نصاب "آسمانی فیصلہ" میں شریک ہوئے تھے۔ وہ بھی اس امتحان میں کامیاب قرار پائے ہیں:۔

۱۔ مکرم سید انوار الدین احمد صاحب

۲۔ مکرم سید مظہر الدین احمد صاحب

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ترسیلِ زر اور دیگر انتظامی امور کے بارہ میں مینیجر بدر سے اور مضامین سے متعلق امور کے لئے ایڈیٹر بدر سے خط و کتابت فرمائیں۔ (ایڈیٹر بدر)

امتحان دینی نصاب برائے جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سال ۱۳۵۹ہش مطابق ۱۹۸۰ء کے امتحان دینی نصاب کے لئے کتاب "انفاخِ قدسیہ" (تقاریر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بموقعہ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء) بطور نصاب مقرر کی گئی ہے۔ احباب اس دینی نصاب میں کثرت سے شمولیت اختیار کرکے علمی و روحانی فائدہ حاصل کریں۔ تمام عہدیدارانِ جماعت اور مبلغین و معلمین احبابِ جماعت پر واضح کریں کہ یہ امتحان اس لئے رکھے جاتے ہیں تا کہ احبابِ جماعت کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کا موقعہ ملے۔ اس سلسلہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اقتباسات اور ارشادات وغیرہ سے بھی سب کو روشناس کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کی مساعی میں برکت دے۔ اور جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ امتحان دہندگان کے لئے کتب کی رعایتی قیمت ایک روپیہ فی نسخہ رکھی گئی ہے۔ ڈاک خرچ اس کے علاوہ ہوگا۔ کتب نظارت دعوت و تبلیغ سے مل سکتی ہیں۔ امتحان ماہ ستمبر ۱۹۸۰ء کو ہوگا۔ عہدیدارانِ جماعت اس امتحان میں شامل ہونے والے احباب کے نام نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

شادی فنڈ

صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں ایک مد "شادی فنڈ" باقاعدہ قائم ہے۔ جس میں سے درویشانِ قادیان کے بچے اور بچیوں کی شادی کے مواقع پر امداد دی جاتی ہے۔ اس فنڈ کو اس وقت مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ خدا کے فضل سے درویشوں کے قریباً دو صد بچے (لڑکے لڑکیاں) اس وقت قابلِ شادی ہیں۔ بعض مخلصین احباب نے اس فنڈ میں بہت ہی قابلِ قدر تعاون دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر بخشے۔ آمین۔ مگر اس وقت درویشان کے بچوں کی شادیوں میں اضافہ اور شادی فنڈ میں کمی کی وجہ سے مشکلات پیش آرہی ہیں۔ لہٰذا جماعت کے ذی ثروت اور مخیر احباب کی خدمت میں خاص طور پر درخواست ہے کہ وہ شادی فنڈ کی مد میں اپنے گراں قدر عطیات بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے رزق میں غیر معمولی برکت دے۔ اور اپنے افضال و انعامات سے نوازے۔ آمین۔

احبابِ جماعت اپنے بچوں کی شادی کے موقعہ پر حسبِ استطاعت "شادی فنڈ" کی مد میں کچھ عطیات ادا کرکے بھی اپنے درویش بھائیوں کو اپنی خوشی میں شامل کرسکتے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

درخواستِ دعا

(۱) مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب فانی مقیم ڈوڈہ (کشمیر) ہرنیا کی تکلیف سے دوچار ہوکر بغرضِ آپریشن ہسپتال میں داخل ہیں۔ ڈاکٹروں نے بلڈ پریشر نارمل ہونے پر آپریشن کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ موصوف آپریشن کی کامیابی اور کامل صحت و شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر بدر)

(۲)

مکرم عبدالستار خان صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سورو (اڑیسہ) تحریر کرتے ہیں کہ اُن کی اہلیہ صاحبہ ایک طویل عرصہ سے پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ان کی صحت یابی نیز اپنے کاروبار میں ترقی اور نیک مقاصد میں کامیابی کے لئے قارئینِ بدر سے درخواستِ دعا کرتے ہیں۔

موصوف نے اعانتِ بدر میں پانچ روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہم اللہ خیراً۔

خاکسار: سید قیام الدین
متعلم درجہ اولیٰ مدرسہ احمدیہ قادیان